رکن کونسل آف جرائد اہلِ سنت

اہلسنت وجماعت کا ترجمان
فکرِ رضا کا امین

اردو انگریزی

لاہور

ماہنامہ

کنزالایمان

چیف ایڈیٹر: محمد نعیم طاہر رضوی

مئی ۱۹۹۹ء - قیمت ۱۵ روپے

مسلسل اشاعت

نویں سال کا پانچواں شمارہ

رکن
کونسل آف جرائد
اہلسنت



مزار مبارک سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا والدہ ماجدہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام

مزار مبارک سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا والدہ ماجدہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام

حکومت پنجاب سرکلر نمبر ... S-5 (A-17) کے تحت سکولوں کالجوں ٹیکنیکل اداروں اور لائبریریوں کیلئے منظور شدہ

اہلسنّت وجماعت کا ترجمان، فکر رضا کا امین

ماہنامہ کنز الایمان لاہور پاکستان

اردو - انگریزی

چیف ایڈیٹر
محمد نعیم طاہر رضوی

مئی ۱۴۱۹ھ | جلد ۹ | شمارہ ۵ | صفر ۱۹۹۹ء

مجلسِ ادارت:
ڈاکٹر فتح علی خان نیازی
طارق محمود بٹ
غلام مصطفےٰ بٹ

انتظامیہ:
فیاض حسین
محمد عثمان

پرنٹرز:
محمد نسیم
چاچا پرنٹنگ پریس
صدر لاہور چھاؤنی

ایڈیٹر:
طارق محمود عزیز

سب ایڈیٹرز
محمد رضوان قادری، عارف محمود بٹ

سرکولیشن منیجر:
ڈاکٹر خالد قمر

پبلشرز:
ڈاکٹر محمد جمیل

مجلسِ مشاورت:
چوہدری حمایت علی
تاج علی عاصی
عبدالستار غازی

شعبہ اشتہارات:
جمیل الرحمٰن
نیاز احمد

کمپوزنگ:
السید کمپوزنگ سنٹر
صدر، لاہور چھاؤنی

قیمت فی شمارہ: ۱۵ روپے   سالانہ: ۱۱۰ روپے

ڈرافٹ ماہنامہ کنز الایمان اکاؤنٹ نمبر ۱۷-۵۶۸۵ حبیب بنک لاہور کینٹ پاکستان

زرِ تعاون بیرونِ ملک

امریکہ ۲۵ ڈالر بذریعہ ہوائی جہاز —— عراق ۹ ڈالر بذریعہ ہوائی جہاز
یورپ ۲۳ ڈالر بذریعہ ہوائی جہاز —— ایران ۹ ڈالر بذریعہ ہوائی جہاز
عرب ممالک ۲۰ ڈالر بذریعہ ہوائی جہاز —— ترکی ۹ ڈالر بذریعہ ہوائی جہاز

—— خط وکتابت و ترسیلِ زر کا پتہ ——

ماہنامہ کنز الایمان دہلی روڈ۔ صدر بازار - لاہور چھاؤنی پاکستان، پوسٹ کوڈ نمبر ۵۴۸۱۰
فون نمبرز: ۳۷۱۹۴ - ۳۷۲۹۲۷ ——

اس شمارے میں

نعت رسول مقبول ﷺ

از امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

دشمنِ احمد پہ شدت کیجئے ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
ذکر ان کا چھیڑیئے ہر بات میں چھیڑنا شیطاں کا عادت کیجئے
مثل فارس زلزلے ہوں نجد میں ذکرِ آیاتِ ولادت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل یارسول اللہ کی کثرت کیجئے
کیجئے چرچا انہیں کا صبح و شام جانِ کافر پر قیامت کیجئے
آپ درگاہِ خدا میں ہیں وجیہہ ہاں شفاعت بالوجاہت کیجئے
حق تمہیں فرما چکا اپنا حبیب اب شفاعت بالمحبت کیجئے
اذن کب کا مل چکا اب تو حضور ہم غریبوں کی شفاعت کیجئے
ملحدوں کا شک نکل جائے حضور جانبِ مہ پھر اشارت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب اُس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے
ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی؛ عشق کے بدلے عداوت کیجئے
والضحیٰ حجرات الم نشرح سے پھر مومنو اتمامِ حجت کیجئے
بیٹھتے اُٹھتے حضور پاک سے التجا و استعانت کیجئے
یارسول اللہ دہائی آپ کی گوشمالِ اہلِ بدعت کیجئے
غوث اعظم آپ سے فریاد ہے زندہ پھر یہ پاک ملت کیجئے
یاخدا تجھ تک ہے سب کا منتہیٰ اولیاء کو حکمِ نصرت کیجئے

میرے آقا حضرت اچھے میاں
ہو رضا اچھا وہ صورت کیجئے

اداریہ

مزار حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا
اور نجدی حکومت کا ظلم عظیم

ہم نے یہ روح فرسا اور دل گداز خبر انتہائی دکھ اور افسوس کے ساتھ پڑھی کہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفی ﷺ کی والدہ محترمہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار کو سعودی عرب کے نجدی حکمرانوں نے شہید کر دیا اور نہ صرف شہید کیا بلکہ کسی گمنام جگہ پر بھی منتقل کر دیا ہے کوئی بھی شخص جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان موجود ہے یہ تصور نہیں کر سکتا کہ یہ حرکت کسی مسلمان کی ہے اور ہر وہ شخص جس کے دل میں محبت رسول ﷺ موجود ہے اس واقع پر ضرور تڑپا ہوگا

حضور اقدس ﷺ کی محبت جزو ایمان ہے اور آپ ﷺ کو جو شخص تکلیف پہنچاتا ہے اس کے لیے اللہ تعالی نے سخت عذاب کی وعید سنائی ہے ملاحظہ سورۃ احزاب کی آیت نمبر ۵۴ کا ترجمہ

بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اللہ نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور نجدیوں کی یہ قبیح حرکت حقیقتا رسول اکرم ﷺ کی دل آزاری کا سبب ہے کیونکہ آپ ﷺ کو تو اپنی رضاعی والدہ سے اتنی محبت تھی کہ جب وہ تشریف لائیں تو آپ ﷺ نے ان کے لیے اپنی چادر بچھادی تھی جہاں رضاعی والدہ کی اتنی عظمت اور احترام ہے تو پھر آقا ﷺ کی اپنی حقیقی والدہ سے محبت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے؟

اگر کسی کج فہم کو والدین کریمین رسول اللہ ﷺ کے ایمان کے بارے میں اعتراض ہو تو اس بارے میں عرض ہے کہ متقدمین اور متاخرین علماء نے بہت سی کتب و رسائل تصنیف کیے ہیں جن میں رسول اکرم ﷺ کے والدین کے ایمان کو ثابت کیا گیا ہے علامہ صاوی مالکی تفسیر صاوی میں لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا نسب شرک سے محفوظ رہا آپ کے آباء میں حضرت عبداللہ سے لے کر حضرت آدم علیہ السلام تک کسی نے قطعا بت کو سجدہ نہیں کیا

لیکن اگر تفصیل میں جائے بغیر انسان عقل سلیم سے ہی سوچ لے تو مسئلہ ویسے ہی بے غبار ہے کیونکہ جس گود میں امام المرسلین ﷺ جلوہ گر ہوئے اگر وہ شرافتوں کا نکتہ عروج نہیں تو اور کون ہے؟ جس سلسلہ و واسطہ سے کائنات کی سب سے بڑی نعمت منصہ ظہور تک پہنچی اگر وہ طیب و طاہر نہیں تو اور کون ہے؟ اور جن والدین کریمین کی جزعین ایمان ٹھہری اگر وہ آشیانہ ایمان نہیں تو اور کون ہے؟

قبور کی حرمت پر تو اسلام میں بہت زور دیا گیا ہے نبی کریم ﷺ کی حدیث شریف ہے کہ کوئی آدمی آگ کے انگارے پر بیٹھ جائے جو اس کے کپڑے جلاتا ہوا اس کی جلد تک پہنچ جائے کسی قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔ اس واضح فرمان کی موجودگی میں حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک پہاڑ سے کاٹ کر علیحدہ کر دیا گیا ہے کیا توحید کے بزعم خویش علمبرداروں کو یہاں شعائر اسلام کی صریح بے حرمتی نظر نہیں آئی۔ نجدی حکمرانوں کو یاد رکھنا چاہیے کو خسرو پرویز نے صرف آنحضرت ﷺ کا نامہ مبارک چاک کیا تھا تو اللہ تعالی نے اس کی سلطنت کا شیرازہ بکھیر دیا تو جن بدبختوں نے نبی کریم ﷺ کی والدہ محترمہ کی قبر مبارک کی بے حرمتی کی ہے وہ بھی دنیا و آخرت میں اپنے

بھیانک انجام کے لیے تیار رہیں

ہمیں اس اندوہناک سانحہ کی خبر جناب سید محمد اخلاق صاحب ذریعے ملی جو اس سال اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ رمضان شریف میں آقائے نامدار حضرت محمد ﷺ کی والدہ محترمہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار مبارک پر حاضری کی نیت سے گئے لیکن وہاں پر انہوں نے جو روح فرسا منظر دیکھا اس کی تفصیل ان کے مضمون میں درج ہے لیکن اس روح فرسا واقعہ کی خبر سن کر مسلمانان پاکستان کا رد عمل نہایت ہی افسوس ناک ہے۔ دین کے علمبرداروں میں سے کسی نے آج تک اس وقعہ کی مذمت میں سعودی حکومت کے خلاف احتجاج نہیں کیا ایسا لگتا ہے کہ لوگوں کے ضمیر مردہ ہو چکے ہیں ورنہ اس صدی کے پہلے ربع کے آخر میں جب آل سعود حجاز مقدس پر قابض ہوئے اور وہاں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ۔ اہل بیت اطہار اور دیگر بزرگان دین کے مزارات مقدسہ کو شہید کیا اور دیگر آثار صالحین کی بے حرمتی کی تو سارا برصغیر سراپا احتجاج بن گیا تھا برصغیر پاک و ہند کے عاشقان مصطفیٰ ﷺ نے شدید غم و غصے کا مظاہرہ کیا اسی دور میں انجمن خدام کعبہ کی بنیاد رکھی گئی اور اس سلسلے میں حضرت مولانا حامد رضا خان ۔ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ ۔ مولانا عبدالباری فرنگی محلی ۔ مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی حضرت محدث کچھوچھوی علی برادران اور مولانا حسرت موہانی سمیت دیگر اکابرین نے ناقابل فراموش خدمات سرانجام دیں ۔ ہندوستان کے کونے کونے میں احتجاج کیا گیا جس سے نجدی سعودی حکومت گھبرا گئی اور مجبورا انہیں اپنا ہاتھ روکنا پڑا ۔ مگر اب اس واقعہ پر احتجاج تو دور کی بات ہمارے مصلحت کوش علماء عوام کو اس بحث میں الجھا رہے ہیں کہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا

مزار مبارک ابوا کے مقام پر نہیں بلکہ مکہ مکرمہ میں ہے یہ بات نجدیوں کے گماشتوں کی پھیلائی ہوئی لگتی ہے ورنہ سیرت کی کئی کتب میں درج ہے کہ مزار حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا ابوا کے مقام پر ہے جو کہ مدینہ منورہ کے نزدیک واقع ہے

درحقیقت ہمارے علماء حکمرانوں کے کاسہ لیسی میں کوئی ایسی بات نہیں کرنا چاہتے جس سے حکومت ناراض ہو اور ان کے مدرسوں کے ماہانہ وظائف بند ہوں اور دوسرا چونکہ حکومت سعودی عرب کے در دولت سے ہر وقت بھیک کی طلبگار ہے اس لیے اگر علماء نے سعودی عرب کے خلاف مظاہرہ کیا تو بھی میاں صاحب کے ناراض ہونے کا اندیشہ ہے تف ہے ایسے علماء پر جنہیں دنیاوی آلائشوں اور مراعات کی امید نے کلمہ حق سے باز رکھا ہوا ہے۔ ہماری حکومت پاکستان سے پرزور اپیل ہے کہ وہ اس واقعہ فاجعہ پر سعودی حکومت سے پرزور احتجاج کرے اور اپنے ملک کے عوام کے جذبات سے سعودی حکومت کو آگاہ کرے ہماری میاں نواز شریف سے بھی گذارش ہے کہ وہ اپنی خصوصی دلچسپی لے کر سعودی حکومت پر دباو ڈالیں۔ میاں صاحب کو معلوم ہونا چاہیے کہ وہ خود بشیر حسین ناظم صاحب کی کتاب جمال جہاں فروز کے پیش لفظ میں تحریر کر چکے ہیں کہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا مزار ابوا کے مقام پر ہی ہے چنانچہ اب ان کا فرض ہے کہ وہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار کی دوبارہ وہاں منتقلی اور تعمیر کے لیے سعودی حکومت کو نہ صرف مجبور کریں بلکہ دوسرے اسلامی ممالک کو بھی اس سلسلے میں اپنے ساتھ ملائیں

حضرت سیدہ آمنہ کے مزار مبارک کی بے حرمتی پر احتجاج کے لیے

ماہنامہ کنزالایمان کا یہ شمارہ وقف ہے

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک کی پامالی کے سانحہ کے بارے

چشم دید بیان

سید محمد اخلاق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم

سانحہ ۱۸ رمضان ۱۴۱۹ھ ' ۷ جنوری ۱۹۹۹ء

محترمی ومکرمی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی خدمت میں یہ معروضات اس امید سے پیش کئے جا رہے ہیں کہ آپ عاشقانِ رسولِ مقبول آقائے نامدار شفیع المذنبین سید الاولین و آخرین آقا محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفِ اوّل کے علم بردار ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدینِ کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مراتب و احترام سے بخوبی واقف ہیں۔

امر واقع یہ ہے کہ یہ حقیر راقم الحروف سید محمد اخلاق اپنے محترم المقام پیر بھائیوں جناب طارق اکرام صاحب اور جناب محمد رحمت اللہ صاحب کے ساتھ سفر پر روانہ ہوا۔ اس رمضان المبارک میں جب ہم تینوں ہمسفر مدینہ شریف سے مکۃ المکرمہ کی جانب براستہ مقامِ بدر' ابواشریف کے نزدیک سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری والدہ ماجدہ سیّدہ طاہرہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار مبارک پر حاضری کی نیت سے پہنچے تو ہم تینوں نے یہ روح فرسا منظر دیکھا کہ :-

۱۔ مزار شریف کی جگہ کو نہ صرف BULLDOZER سے منہدم کیا جا چکا تھا بلکہ

۲۔ EXCAVATOR استعمال کر کے جگہ کو کئی فٹ گہرائی تک کھود کر تلپٹ کر دیا گیا تھا

۳۔ پہاڑ کی وہ چوٹی جس پر یہ مزار شریف واقع تھا اسے BULLDOZER سے کاٹ کر پہاڑی کی ایک جانب دھکیل کر گرا دیا گیا تھا۔

۴۔ مزار شریف سے متعلق وہ پتھر جن پر ماضی میں زائرین نے نشان دہی کی نیت سے سبز رنگ کر دیا تھا' ان میں سے کچھ پہاڑی کی ڈھلوان پر پڑے ہوئے تھے اور کچھ پہاڑ سے نیچے ایک چھوٹی سی ڈھیری کی شکل میں پڑے تھے۔

مندرجہ بالا انتہائی دردناک اور ناقابل برداشت گستاخانہ افعال کے علاوہ :-

۵۔ مزار شریف کی نزدیکی چڑھائی کے راستہ میں شیشے توڑ کر ڈال دیئے گئے ہیں اور غلاظت کے ڈھیر لگا دیئے گئے ہیں۔

اس حالت کو دیکھ کر انتہائی اذیت' کرب اور پریشانی کے عالم میں مختصر قیام کر کے فاتحہ پڑھنے کے بعد ہم جوں ہی پہاڑی سے نیچے اترے تو ایک سعودی حکومتی اہلکار نے ہم سے سخت کلامی کی اور اپنے ساتھ تھانے چلنے کو مجبور کیا۔ یہ موقعہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اصل صورت حال سے آگاہ فرمانے کا سبب یوں فرمایا کہ معمول کے خلاف تھانہ ہی بند تھا۔ اس پر وہ اہلکار ہمیں مقامی مطوّع (حکومتی مذہبی افسر) کے پاس لے گیا اور اس کے سپرد کرتے ہوئے کہنے لگا کہ " اگر مجھے عمرہ کے لئے مکۃ مکرمہ نہ جانا ہوتا تو میں خود ان کو اچھی طرح سبق سکھاتا"۔ یہ کہہ کر وہ روانہ ہو گیا اور جو مطوّع تھا اس نے تقریباً آدھ

گھنٹہ تک وہابیہ مذہب پر ہمیں لیکچر دیتے ہوئے یوں کہا کہ تم ہند و پاکستان کے رہنے والے

۔ قبروں پر چادریں چڑھاتے ہو اور خوشبوئیں ڈالتے ہو اور یہ کہ تم ہند و پاکستان سے رہنے والے بدعقیدہ شرک کرتے ہو اور ہمارے مذہب وہابیہ کا مذاق اڑاتے ہو جبکہ سچا مذہب تو ہمارا وہابیہ ہی ہے جس کے بانی محمد بن عبدالوہاب ہیں جو بہت عظیم تھے۔

۔ اپنی بکواس کو جاری رکھتے ہوئے اس نے مزید یہ کہا کہ تم (نعوذ باللہ) کس کافرہ کی قبر پر فاتحہ پڑھنے آتے ہو وہاں تو اب کچھ بھی نہیں ہے اسے تو ہم کہیں اور لے جاچکے ہیں۔ اور ہمیں وہابیہ مذہب پر کتابچے دیکر یہ اندیشہ ظاہر کرتے ہوئے چھوڑ دیا کہ " مصیبت یہ ہے کہ اگر میں تمہیں چھوڑ دوں تو کہیں تم لوگ اس واقعہ کو اخباروں میں نشر کرو گے اور اگر تم نے تصاویر لی ہیں تو وہ بھی شائع کرو گے۔ بس آئندہ اس طرف رُخ مت کرنا" یہ کہتے ہوئے ہمیں جانے دیا۔

مطوع (مذہبی اہلکار) کی تمام بکواس سُننے کے بعد ہم سکتے میں آگئے اور فوراً ہمارے دماغ میں پہاڑی کا منظر دوبارہ اُمڈ آیا اور وہ خدشہ جو ہمیں وہاں محسوس ہوا تھا کہ جب پہاڑ کی چوٹی تین سے چار فٹ گہرائی تک تلپٹ ہو چکی ہے تو لحد مبارک پر کیا بیتی ہوگی یعنی منتقلی یا جسدی نقصان، دونوں میں سے کس اذیت کی جُرأت انہوں نے کی ہوگی۔ یہ امر اس کی باتوں سے واضح ہوگیا۔

اس دل آزار واقعہ کو من وعن آپ کے سامنے پیش کرتے ہوئے آپ سے التماس ہے کہ علمِ شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی رُو سے اپنی مذہبی اور علمی بصیرت سے مندرجہ ذیل پہلوؤں پر قرآن وحدیث کے ساتھ روشنی ڈالئے۔

۱۔ ہر مسلمان کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کریمین

کے صاحب ایمان ہونے کے بارے میں پختہ یقین ہونا چاہیئے۔

۲۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر مبارک کی پامالی اور بے حُرمتی اور نامعلوم جگہ پر بے دردی سے تبدیلی کا کوئی شرعی جواز نہیں اور یہ کسی طور جائز نہیں۔

۳۔ اس گستاخانہ فعل کے کرنے والے افراد یا ایسا فعل کرنے والے صاحب اقتدار یا اس افسوسناک فعل میں کسی طرح بھی ملوث افراد شریعت کے لحاظ سے نہ صرف قابل مذمت ہیں بلکہ قابل سزا بھی ہیں۔ اور ان سے دوستی رکھنا قطعی جائز نہیں۔

۴۔ سید الشہدا، جنت البقیع شریف، جنت مُعلّیٰ شریف اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد ماجد اور دیگر کئی حضرات کے مزارات، موجودہ حکمران اور مذہبی اہلکاروں کے حکم سے شہید کئے جاچکے تھے۔ اب کہ انہوں نے والیٔ کائنات کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار مبارک کو بھی بے حُرمتی سے شہید کر دیا ہے، تو اُن سے اس بات کا شدید خدشہ ہے کہ کہیں یہ عناصر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضۂ پُرنور کی بھی بے حرمتی نہ کر بیٹھیں (جیسا کہ وہابی مذہب کا بانی اپنی کتابوں میں اس بات کا اظہار کر چکا ہے) اس واقعہ کے بعد عالمِ اسلام اور سربراہانِ عالمِ اسلام، علماء کرام مشائخ عظام، دانشوروں، ادیبوں اور عام مسلمانوں کو فوری حفاظتی اقدامات کرنے لازم ہیں۔

خدارا واقعہ کی نزاکت اور اہمیت کے پیشِ نظر اپنی تمام تر مصروفیات کو ترک فرما کر بلا تاخیر مندرجہ بالا پہلوؤں کی تصدیق کرتے ہوئے مزید وضاحت فرمائیں اور عملی اقدامات کے لئے راہنمائی فرمائیں۔

خیر اندیش

سید محمد اخلاق

معرفت
محترم طارق اکرام صاحب
۶۸-۶۷، اُدُو ڈرسیز ہاؤسنگ سوسائٹی بلاک ۷/۸
شہید ملت روڈ، کراچی - فون ۴۵۲۰۲۹۹ فیکس ۴۵۴۱۶۴۹

اظہار رائے

حکیم اہلسنت حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری

داعی تحریک یوم رضا پاکستان

محترم سید محمد اخلاق صاحب کے ذریعے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم روف ورحیم ﷺ کی والدہ ماجدہ بی بی آمنہ طیبہ طاہرہ مطاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وسلام اللہ علیہا کا مزار مبارک واقع ابوا شریف شہید کر دیا گیا ہے - انا للہ وانا الیہ راجعون

اس روح فرسا واقعہ سے قبل بھی موجودہ سعودی نجدی حکومت کے اقتدار پر قابض ہونے کے بعد حجاز مقدس میں موجود صحابہ کرام اہلبیت اطہار و دیگر بزرگان دین کے مزارات مقدسہ کو شہید کر دیا گیا جنت البقیع شریف اور جنت المعلیٰ شریف میں جس طرح آثار صالحین کی بے حرمتی کی گئی اسے بیان کرنے سے قلم قاصر ہے ابن سعود کے قبضہ حرمین شریفین کے بعد ان مزارات مساجد و دیگر آثار کی بے حرمتی کی خبر سن کر تمام عالم اسلام سراپا احتجاج بن گیا تھا برصغیر پاک و ہند میں عاشقان مصطفیٰ ﷺ میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی ہر شعبہ زندگی کے مسلمان سراپا احتجاج بن گئے اس سلسلے میں حضرت مولانا حامد رضا خان بریلوی خلف اکبر امام احمد رضا قادری بریلوی امیر ملت پیر سید حافظ جماعت علی شاہ صاحب مولانا عبدالباری فرنگی محلی مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی حضرت محدث کچھوچھوی مولانا محمد علی جوہر مولانا شوکت علی رئیس الاحرار مولانا حسرت موہانی اخبار سیاست لاہور کے ایڈیٹر سید حبیب صاحب وغیرہم و دیگر عاشقان مصطفیٰ ﷺ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں انجمن خدام کعبہ کی بنیاد اسی دور میں رکھی گئی احقر کے استاد گرامی حضرت علامۃ الدھر محمد

عالم آسی امرتسری نے اس دور ۱۹۲۵ میں ایک کتاب لکھی جسکا نام ازالۃ الحرمین والمیین عن مشاہد الحرمین الشرفین تھا

ہندوستان بھر میں جس طرح احتجاج کیا گیا نجدی سعودی حکومت گھبرا گئی تھی خود انگریزوں کو اپنے ایجنٹوں یعنی حکومت ابن سعود کو یہ کہنے پر مجبور کردیا گیا کہ ہندوستان کے مسلمانوں کے جذبات کوئی پریشان کن روخ اختیار نہ کرجائیں اس لیے اپنے ہاتھ روک لو

احقر کو ۱۹۷۳ میں حاضری مدینہ منورہ وہ حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی دوران حاضری روضہ اقدس حضور نبی کریم ﷺ مسجد نبوی شریف کے گنبدوں پر نظر پڑی تو دیکھا کہ گنبدوں میں قصیدہ بردہ شریف لکھا ہوا ہے لیکن ایک گنبد میں رنگ بھرا ہوا ہے میں نے حضرت بابا غلام رسول جالندھری نزیل مدینہ منورہ (باباجی بلیاں والے) کی خدمت میں عرض کی کہ کیا وجہ ہے باقی گنبدوں میں قصدیہ بردہ شریف لکھا ہے صرف ایک میں رنگ بھرا ہوا ہے آپ نے فرمایا ہمارے سامنے ایک نجد نژاد شخص آتا تھا جو عبارت اس کو اپنے ناپاک عقیدے کے خلاف محسوس ہوتی اس پر رنگ کردیتا تھا جب ان گنبدوں کی باری آئی تو ہندوستان میں یہ خبر پہنچ گئی اس پر وہاں اتنا شدید احتجاج ہوا کہ انگریز حکومت گھبرا گئی اور اپنے ایجنٹوں یعنی سعودی حکومت کو حکم دیا کہ فورا ہاتھ روک دو چنانچہ اپنے آقاوں کے حکم سے اس کا ہاتھ وہیں کا وہیں رک گیا ضرورت اس امر کی ہے کہ متحد ہوکر منظم طریقے سے احتجاج کیا جائے وہابیوں نے قبر دشمنی کا سبق غالبا کفار ہند سے لیا ہے تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ مسلمانوں کے اکابر کی قبروں کی بے حرمتی ہندووں نے کی یا اس کے بعد وہابیوں نے احقر کو کراچی کے ایک خارجی نے ایک بڑے اہل حدیث عالم کے حوالے سے یہ بات کہی تھی جب

تک ان مزارات پر بلڈوزر نہیں پھیرتے توحید کا جھنڈا سربلند نہیں ہوسکتا اللہ تعالی ان ضالین کے فتنے اور شر سے محفوظ رکھے آمین ہم اس روح فرساو اندوہناک سانحہ کی شدید مذمت کرتے ہیں اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مسلمانان پاکستان کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے حکومت سعودیہ سے احتجاج کیا جائے۔

مفتی محمد خان قادری

مہتمم جامعہ اسلامیہ لاہور

محققین علماء کی تحقیق کے مطابق

حضرت آدم اور حضرت حوا علیہا السلام سے لے کر حضرت عبداللہ اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہ تک جن جن مردوں اور خواتین کو حضور ﷺ کے والد یا والدہ ہونے کا شرف نصیب ہوا وہ تمام کے تمام اللہ تعالی پر ایمان رکھنے والے تھے اس موضوع پر اہل علم متعدد کتب بھی تصنیف کیں ہیں خصوصا مجدد امت امام جلال الدین سیوطی نے اس مسئلہ پر سات رسائل لکھے ان کے نام یہ ہیں

مسالک الحنفا فی والدی المصطفی

الدرج المنیفۃ فی الاباء الشریفہ

المقامۃ السندسیۃ فی النسبۃ المصطفویہ

التعظیم والمنۃ فی ان ابوی رسول اللہ فی الجنۃ

نشر العالمین المنیفین فی احیاء الابوین الشریفین

السبل الجلیلۃ فی الاباء العلیۃ

الدار لکامنہ فی ایمان السیدۃ آمنہ

ہر طبقہ کے علماء نے اس بات کو ترجیح دی مشہور اہل حدیث عالم مولانا محمد ابراہیم میر نے بھی ایمان والدین مصطفیٰ ﷺ پر مبسوط مقالہ لکھا ہے لہذا اس کے خلاف بات کرنا امت مسلمہ سے دشمنی اور عالم اسلام کو نقصان پہنچانا ہے

اسلام نے ہر مسلمان میت اور اس کی قبر کے احترام کا حکم دیا ہے حضور ﷺ نے احترام قبر کے بارے میں ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ کسی مسلمان کی قبر پر مت بیٹھو اور نہ ہی اسے روندو حضرت ابو مرشد الغوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (نہ تو قبور پر بیٹھو اور نہ ہی ان کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرو) المسلم) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (کسی شخص کا آگ کے انگارے پر بیٹھنا جس سے اس کے کپڑے جلیں اور جسم تک گرمی جائے اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی قبر پر بیٹھے -المسلم)

جب کسی بھی مسلمان کی قبر پر بیٹھنے کی اجازت نہیں تو اس کی قبر پر بلڈوزر پھیرنے کی اسلام کب اجازت دے گا اور اس ہستی کے مزار پر جس کی گود میں ساری کائنات سے افضل ہستی تشریف لائی یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ حکومت سعودیہ نے قانون بنا رکھا ہے کہ آثار کی حفاظت کی جائے وہاں کچھ لوگ عالم اسلام کو سعودی حکومت کے خلاف کرنے کے لیے ایسے کام کر رہے ہیں حکومت کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس کا ازالہ کرے الغرض اس واقعہ کی جسقدر مذمت کی جائے کم ہے اللہ تعالی ہم سب کو اسلام کی تعلیمات پر استقامت کی توفیق عطا فرمائے

مترجم قرآن پاک ہمیشہ کنزالایمان کہہ کر طلب کریں

مفتی عبداللطیف قادری

بواسطہ مکتوب شاروح فرسا دل گداز خبر پڑھی ہر وہ شخص جس کے سینے میں ذرہ بھر بھی ایمان ہے وہ تصور بھی نہیں کر سکتا کہ یہ گھٹیا حرکت کسی مسلمان نے کی ہے بالیقین ازلی بدبخت ذیاب فی ثیاب کا مصداق انتہائی سفاک ملعون ہی ہو سکتے ہیں اس واقعہ فاجعہ کی مذمت ہر وہ شخص کرے گا جس کو ادنی تعلق محبت حضور ﷺ کے ساتھ ہے چہ جائیکہ کامل مومن ہر مسلمان اور ہر مسلم حکومت پر فرض ہے کہ اس حادثہ کریہہ کی مذمت کرے اور سعودی حکومت کو مجبور کرے کہ جن درندہ صفت لوگوں نے قبر سیدہ طاہرہ طیبہ والدہ محبوب خدا ﷺ کو مسمار کیا ہے ان کے گھروں کو مسمار کیا جائے اور مجنون کتوں کو جو سزا دی جاتی ہے وہ سزا دی جائے اگر یہ بدترین حرکت حکومت سعودیہ نے کی یا کسی بدترین تنظیم زمانہ کی سربراہی میں کی گئی ہے تو یہ مٹ کر رہے گی الاترے----

خسرو پرویز نے صرف حضور پرنور ﷺ کا نام مبارک چاک کیا تھا تو آنحضرت ﷺ نے یہ جملہ بددعائیہ فرمایا

وما علیھم رسول اللہ ﷺ ان یمز قو کل ممزق (بخاری شریف)

تو جنہوں نے قبر مبارک سیدہ آمنہ والدہ رسول کریم ﷺ کو مسمار کیا ان سیاہ بختوں کے انجام بد کا عالم کیا ہوگا

تو مشو مغرور بر حلم خدا

دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

یہ حکومت سعودیہ سے بعید بھی نہیں کیونکہ اکابرین صحابہ کرام رضی

اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ انہوں نے کیا کیا ہے جس پر ہر مسلمان صحیح العقیدہ اشکبار ہے۔

دین اسلام اللہ تبارک تعالیٰ کی عظمت واحترام کا درس دیتا ہے اور اس کے بعد عزت واحترام کے لائق ذات اقدس رسول کریم ﷺ ہے مگر حرمین شریفین میں جاکر دیکھا ہے نہ آداب قرآن مجید نہ آداب بیت اللہ شریف اور نہ گنبد خضری کا ادب واحترام حرمین شریفین میں احکام اسلامیہ کی کھلی بغاوت ہو رہی ہے باقی ملک کا عالم کیا ہوگا جدہ ائرپورٹ پر اترتے ہی بدعات شنیعہ (مردہ حکمرانوں کی قد آدم تصاویر آویزاں ہیں جو دن کے اجالے میں بھی برقی رو سے روشن رکھی جاتی ہیں) ہو رہی ہیں

نجدی سعودی علماء دین کی زبانیں کیوں گنگ ہیں یا بصارت اور بصیرت ختم ہوگئی ہے حکمرانوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ کیوں نہیں کہتے کہ ازواج مطہرات والدہ رسول اکرم ﷺ صحابہ کرام اور علماء وعظام جو رشد وہدایت کے عظیم نشان ہیں جن کے اقوال زریں سے دنیا جگمگا رہی ہے ان کے نشان مٹانے والو اور اپنی مورتیوں (جو شریعہ مصطفیٰ ﷺ کے خلاف ہیں) کی نمائش کرنے والو خیر کا منہ نہ دیکھو گے

مسئلہ ابوین کریمین رسول پاک ﷺ پر اس قدر دلائل ہیں کہ ان کو کوئی صاحب بصیرت رد نہیں کر سکتا جس نے اس مسئلہ کی تحقیق دیکھنی ہو تو وہ محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی کتاب اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ شریف کتاب الجنائز یا خاتم المحدثین امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے رسائل مبارکہ دیکھے

اللہ قدوس شعائر السلامیہ کے ادب کی توفیق عطا فرمائے
اسلام کا بول بالا فرمائے کفر واہل کفر کو ملیامیٹ کرے

مولانا عبدالقوی اچھروی

نبی اکرم روف الرحیم رحمۃ للعالمین کی والدہ ماجدہ کی عظمت وشان میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں احادیث سے خود نبی کریم ﷺ کا کبار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی معیت میں اپنی والدہ کی قبر انور پر تشریف لے جانا ثابت ہے نبی کریم ﷺ کا دعا فرمانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ کی والدہ ماجدہ اور والد ماجد کی عظمت کے لیے نیز مصطفیٰ کریم ﷺ کے نور اور جسم مقدس کا والد ماجد مقدسہ کے بطن اقدس میں رہنا آپ کے والدین کریمین کی عظمت کو چار چاند لگا دیتا ہے

نجدیوں کی شرارت سخت مذمت کے قابل ہے پورے عالم اسلام کو ان سے سخت احتجاج کرنا چاہیے سرکاری سطح پر حکومت پاکستان کو بذریعہ سفارت زبردست احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کرنا چاہیے کہ ایسی حرکات کے ذمہ دار کو قرار واقعی سزا دی جائے

قبل ازیں جنت البقیع میں صحابہ کرام کے مزارات کو گرا کر مذموم حرکت کی گئی حضور ﷺ کے صاحبزادگان کی قبور پر اتوار کو شہید کیا گیا آہستہ آہستہ حضور ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نشانیاں مسمار کی جا رہی ہیں تاریخی مقامات کو ختم کیا جا رہا ہے یہ اسلام دشمنی ہے

غلامان مصطفیٰ ﷺ کے جذبات کو مجروح کیا جا رہا ہے پیمانہ صبر لبریز ہوتا جا رہا ہے جس کے نتائج کافی خطرناک نکل سکتے ہیں

امت مسلمہ کے جذبات کو چیلنج کا سامنا ہے ایمان کا امتحان ہے تمام مسلمانوں کو متحدہ طور پر حکومت نجدیہ سے اس کا جواب طلب کرنا چاہیے اور اگر نجدی ایسی مذموم حرکات سے باز نہ آئیں تو مسلم ممالک کو ان کا بائیکاٹ کرنا چاہیے

نیز ہر ممکن اقدام کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے

مفتی محمد اشرف آصف جلالی

آپ کی وساطت سے ایک ضمیر جھنجوڑ دینے والی اور روح تڑپا دینے والی خبر پہنچی ان دشمنان اسلام نجدیوں نے اپنی بدبختی کا ایک اور ثبوت فراہم کیا ہے اور اپنے غیر مسلم آقاؤں کے ایجنڈے کے ایک حصے پر مزید عمل کر کے دکھایا

سید عالم نور مجسم ﷺ کے والدین کریمین طیبین طاہرین کے بارے میں ہرگز عدم ایمان کا عقیدہ نہیں رکھنا چاہیے ان کی تعظیم و تکریم مسلمانان عالم پر لازم ہے مسلمانوں کی قبور کی بڑی حرمت ہے خصوصا سید عالم ﷺ کی والدہ محترمہ رضی اللہ تعالی عنہا کا مزار تو یقیناً شعائر اللہ سے تھا اور شعائر اللہ کی تعظیم تو ایمان کا حصہ ہے

اور توہین نار جہنم کا سبب ہے ایک عام مسلمان کی قبر کا اتنا احترام ہے کہ سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا

کہ تم میں سے کوئی آدمی آگ کے انگارے پر بیٹھ جائے جو اس کے کپڑے جلاتا ہوا اس کی جلد تک پہنچ جائے کسی قبر کے اوپر بیٹھنے سے بہتر ہے

کیا قبر پر بیٹھنے میں قبر کی زیادہ بے حرمتی ہے یا قبر پر بلڈوزر چلانے میں اس کی زیادہ بے حرمتی ہے؟ یقیناً حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار مقدس کی بے حرمتی کرنیوالوں نے جہنم کے انگارے گلے میں ڈالے ہیں

پھر دیکھیے نبی اکرم نور مجسم ﷺ نے تو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر پر نشان کے لیے خود پتھر اٹھا کر رکھا تھا اور پتھر بھی بہت بڑا تھا ملاحظہ ہو (ابو داود مشکوۃ شریف صفحہ ۱۴۹)

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نمبر

حضرت مطلب بن ابی وداعہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا آپ کا جسد اطہر لایا گیا پس دفن کیا گیا نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا وہ ایک پتھر اٹھا لائے پس وہ اس پتھر کو نہ اٹھا سکا پس نبی اکرم ﷺ اس پتھر کے پاس گئے اور آپ نے اپنی کلائیوں سے کپڑا پیچھے ہٹایا پھر آپ ﷺ نے وہ پتھر اٹھایا اور اسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سر کے پاس رکھ دیا اور فرمایا میں نے اس پتھر سے اپنے بھائی کی قبر پر نشانی لگاتا ہوں میرے اہل سے جو فوت ہوگا میں اس کو ان کے پاس دفن کروں گا

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار مقدس کے پتھر دور گرانے والے کس منہ سے دین اسلام کا نام لیتے ہیں جبکہ نبی اکرم ﷺ نے خود پتھر ایک قبر کے ساتھ پہچان کے لیے رکھا تھا اور پتھر بھی اتنا وزنی کہ عام آدمی اسے نہ اٹھا سکا

ان نجدیوں نے اس قبیح حرکت سے نہ صرف مسلمانان عالم کی دل آزاری کی ہے بلکہ گنبد خضری کے مکین رحمۃ للعالمین ﷺ کا دل بھی دکھایا ہے

ایک عام آدمی کے لیے اس کی والدہ کیسی بھی ہو اسکی قبر کی توہین باعث اذیت بنتی ہے تو سید عالم ﷺ کو اس واقعہ سے کتنی اذیت ہوئی ہوگی اور اللہ تعالی کا فرمان ہے

بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے (کنزالایمان)

نبی اکرم نور مجسم ﷺ نے تو جعرانہ کے مقام پر اپنی رضاعی والدہ کا بھی اتنا احترام کیا تھا کہ امام المرسلین ہونے کے باوجود ان کے لیے اپنی چادر بچھائی

ملاحظہ ہو (ابوداؤد مشکوٰۃ شریف ۴۲۰)

حضرت ابو طفیلؓ سے روایت ہے آپ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو جعرانہ کے مقام پر گوشت تقسیم کرتے دیکھا اتنے میں ایک خاتون آئیں یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کے قریب جا پہنچیں پس آپ ﷺ نے اس خاتون کے لیے اپنی چادر بچھادی وہ اس چادر پر بیٹھ گئیں (راوی کہتے ہیں) میں نے کہا یہ کون خاتون ہیں صحابہ نے کہا یہ نبی اکرم ﷺ کی رضائی والدہ ہیں

نبی اکرم ﷺ نے تو اپنی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ ﷺ کی عظمت بھی اپنے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سامنے اتنی اجاگر کی کہ ان کے لیے بھی چادر بچھائی تو آپ ﷺ کی حقیقی والدہ رضی اللہ تعالی عنہا کی آپ ﷺ کے نزدیک کتنی عظمت ہو گی

ان کی قبریں اکھاڑنے والے نجدیوں نے سید عالم ﷺ کی حقیقی والدہ کے نیچے وہ پسلا خاکی بچھونا بھی نہ رہنے دیا

سید عالم ﷺ کے والدین کریمین کے ایمان کے بارے میں متقدمین و متاخرین نے بہت سی کتب و رسائل تصنیف کیے پس جن میں ثبوت ایمان پر آیات احادیث اور آثار جمع کیے ہیں

میرے استاد محترم عرب دنیا کے عظیم علمی شخصیت مفتی عراق شیخ عبدالکریم محمد المدرس البغدادی فرمایا کرتے تھے ایمان والدین کے دوسرے سارے دلائل سے قطع نظر اگر صرف آیت کریمہ سورۃ یس ۶/ --- تا کہ تم اس قوم کو ڈر سناؤ جس کے باپ دادا نہ ڈرائے گئے تو وہ بے خبر ہیں

کو لیا جائے تو بھی سید عالم ﷺ کے والدین کی طرف انگلی اٹھانے کی کوئی گنجائش نہیں ملتی کیونکہ وہ زمانہ فترۃ میں تھے چنانچہ انذار ہی نہیں پایا گیا جب انذار ہی

نہیں تو ہو مرفوع القلم ہیں اور اگر دوسری بار احیا والی روایت لی جائے تو پھر ابلاغ بھی ہے اور ویسے ہی ایمان بھی ہے یہ لوگ سید عالم ﷺ اور آپ ﷺ کے والدین کریمین کے ساتھ کس قدر دشمنی پہ اتر آئے ہیں قرآن مجید کی ایسی واضح حقیقت کے باوجود اپنی بدباطنی کی وجہ سے خواہ مخواہ مسئلہ کو دوسری جانب پھیرنے کے درپے ہیں

یونہی مہر کر دیتا ہے اللہ جاہلوں کے دلوں پر

اگر انسان عقل سلیم سے ہی سوچ لے تو مسئلہ ویسے ہی بے غبار ہے

جس گود میں امام المرسلین ﷺ جلوہ گر ہوئے اگر وہ شرافتوں کا نکتہ عروج نہیں تو اور کون ہے جس آغوش میں افتخار انبیاء و رسل علی نبینا و علیہم

السلام تجلی افروز ہوئے اگر وہ باب فضیلت کا عنوان نہیں تو اور کون ہے؟ جس سلسلہ وواسطہ سے کائنات کی سب سے بڑی نعمت منصۂ ظہور تک پہنچی اگر وہ طیب طاہر نہیں تو اور کون ہے

جن والدین کریمین کی جز عین ایمان ٹھہری اگر وہ آشیانہ ایمان نہیں تو اور کون ہے عظیم مفسر علامہ صاوی مالکی اپنی تفسیر صاوی کی دوسری جلد میں صفحہ ۲۵ پر نقل کرتے ہیں کہ محققین کے مطابق نبی اکرم ﷺ کا نسب شرک سے محفوظ رہا ہے آپ کے آباء میں سے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لے کر حضرت آدم علیہ السلام تک کسی نے قطعاً بت کو سجدہ نہیں کیا

ان نجدیوں کی زبان کو اگر توفیق تعریف نہیں تو کم از کم توہین سے تو خاموش رہیں اگر انکے مناقب بیان کرنا ضروری یا صحیح نہیں سمجھتے تو انہیں گالیاں دینا کس طرح فرض ہو گیا ہے

افسوس صد افسوس

مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے ہرگز اپنے تعلقات استوار نہیں کرنے چاہیں یہ ایسی مذموم حرکات سے مسلمانوں کو خانہ جنگی کے حالات کی طرف لے جا رہے ہیں

لیکن یہ لوگ یاد رکھیں انشاءاللہ تعالیٰ غلامان رسول ﷺ کے بھرے ہوئے جذبات ایک دن انہیں حجاز شریف سے نکال باہر کریں گے پھر انہیں امریکی اور برطانوی آقاوؤں کے سہارے بھی کام نہیں آئیں گے

حکومت پاکستان اور دوسری مسلم حکومتوں کو چاہیے کہ وہ اس واقع کی سنگینی کے پیش نظر سعودی حکومت پر سفارتی دباؤ بڑھائیں تاکہ اس جرم کے مرتکب افراد کو قرار واقعی سزا دی جائے اور حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا مزار دوبارہ تعمیر کیا جائے

اقتصاب

وزیراعظم پاکستان میاں نواز شریف کا ۱۹۹۸ میں تحریر کردہ پیش لفظ از مجموعہ کلام بشیر حسین ناظم جمال جہاں فروز

پیشوائی

مؤقر و محتشم وزیراعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان محمد نواز شریف مدظلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نعت سنت ربانی ہے۔ جب کسی مقتدر ہستی کو تمام عمدہ خصائل، احسن شمائل، دلکش محاسن، دلآویز محامد اور دلآرا مکارم اخلاق کا پیکر کہنا مقصود ہو تو اسے عربی میں **هو نعتة** کہتے ہیں۔ جب "بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر" مسلمہ بات ہے تو پھر جملہ خلائق میں حضور ﷺ سے بڑھ کر لفظ **هو نعتة** کا بہمہ وجوہ اطلاق کس پر ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے منعوت، اپنے محبوب اور محمود کی نعت وما ارسلنٰک الا رحمتہ للعالمین کہہ کر، یا ایہا الرسول کہہ کر، یا ایہا النبی کہہ کر، طٰہٰ و یٰسین کہہ کر، یا ایہا المزمل اور یا ایہا المدثر کہہ کر بیان فرمائی ہے۔ پھر کہیں والشمس وضحٰھا کہہ کر آپ کے چہرۂ انور کی تحسین کی، واللیل اذا سجٰی کہہ کر آپ کی زلف عنبر بیز و طیب نشاں کا تذکرہ کیا۔ وانک لعلٰی خلق عظیم کہہ کر آپ کے اخلاقِ عالیہ کی تعریف کی اور سب سے بڑی تعریف، سب سے بڑا انعام، سب سے بڑی تحسین اور سب سے بڑی تبجیل ورفعنا لک ذکرک اور ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبیؐ یا ایہاالذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما فرما کر کی۔
اللهم صل وسلم وبارک علی محمد وعلی آل محمد۔

اس سنت اللہ کو انبیاء و رسل علیہم السلام نے اپنایا اور اپنے اپنے اوقات میں افضل الانبیاء ﷺ کی نعت کی۔

لبِ داود پہ نغمے تری زیبائی کے
دلِ ایوب و براہیم میں تیری تکریم

یہ سنت الٰہیہ مرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ صحابۂ کرام نے اپنائی۔ حضور ﷺ کی دنیوی حیاتِ طیبہ میں حضرت سیدنا ابوبکرؓ، حضرت سیدنا عمرؓ، حضرت سیدنا عثمانؓ، سیدنا حضرت علیؓ کے علاوہ حضرت سیدنا حمزہؓ، حضرت عبداللہ ابن رواحہؓ، حضرت کعب بن زہیرؓ، حضرت کعب الاحبارؓ، حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا اور حضرت حسان بن ثابتؓ نے حضور سید لولاک ﷺ کی بارگاہ میں گل ہائے نعت پیش کئے۔ اس طرح حضور کے ناعتین مدینہ منورہ میں ۱۷۲ کے قریب تھے۔

میرے علم میں ہے کہ جب حضرت سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا حضور ﷺ کو ساتھ لے کر حضرت عبداللہؓ کے مزار کی زیارت کے لئے مدینہ منورہ تشریف لے گئیں تو ابواء کے مقام پر اپنی علالت کے دوران میں سیدِ کائنات ﷺ جن کی عمر شریف اس وقت صرف ٦ سال تھی کے لئے نعتیہ اشعار کہے۔

بارک اللہ فیک یا غلامی
انت مبعوث الیٰ الانام
من ذی الجلال والاکرام

اے میرے پیارے بچے! اللہ تعالیٰ تجھے برکات سے نوازے آپ تو مخلوق کی طرف رب ذوالجلال والاکرام کی طرف سے مبعوث ہیں۔

سیرت کی کتابوں میں بعثتِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے پانچ چھ سو برس پہلے کی کہی ہوئی نعتوں کا تذکرہ ہے۔ حمدِ حق تعالیٰ اور مجدِ ربِ العلیٰ کے بعد مسلمانوں نے جہاں کہیں بھی وہ تھے اور ہیں اپنی اپنی زبان میں نعتیں کہیں اور گل ہائے عقیدت و مودّت پیش کرکے اپنی بخشش و غفران کا سامان پیدا کیا۔ لہٰذا نعت کہنا اور نعت سننا بہت بڑی سعادت ہے۔ خوش بخت ہیں وہ حضرات جو نعت کہتے ہیں، پڑھتے ہیں اور سنتے ہیں۔

برصغیر پاک و ہند میں عربی، فارسی، اردو اور پوربی زبان میں ایسی نعتیں لکھی گئیں جنہوں نے عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ کے دل گرمائے، ان میں جوشِ عمل پیدا کیا اور جذبۂ جہاد کے ساتھ ساتھ اسوۂ رسول پر چل کر اپنا اسلامی تشخص برقرار رکھنے کا ولولہ پیدا کیا۔

الحاج بشیر حسین ناظم کو میں پچھلے ۳۰ سال سے جانتا ہوں۔ وہ ہمارے ہاں گیارہویں شریف کے ختم اور میلادالنبی ﷺ کی محافل میں حضرت مولانا مفتی محمد حسین نعیمی کی معیت میں نعت خوانی کے لئے آیا کرتے تھے۔ اس وقت ناظم صاحب اپنے دورِ عنفوان میں

تھے۔ ان کی آواز نہایت ہی دلکش و دل نواز تھی۔ جو سامعین کو مسحور کر دیتی تھی۔ میں ایک گونہ مسرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ ناظم صاحب آج اہلِ علم و معارف میں اپنی علمی وجاہت اور مطالعے کی وسعت کی وجہ سے اعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔ وہ ایک عالمِ دین، ثقہ مصنف، مسلّم ادیب، عمدہ نقاد، معروف محقق، وقیع مترجم اور شاعرِ ہفت زبان ہیں۔ اگرچہ انہوں نے نظم و نثر میں بہت کچھ لکھا لیکن نعت گوئی ان کا خاصہ ہے۔

"جمالِ جہاں فروز" پورے دیوانِ غالب کی غزلوں کے اوزان و بحور پر کہی گئی نعتوں کا نہایت ہی وقیع مرقع ہے۔ جس طرح غالب مرحوم نے پوری علمی سج دھج اور غزلیہ اسلوب کے ساتھ غزلیں کہیں، دو صدیوں کے بعد اسی طرح بشیر حسین ناظم نے نعت کی جملہ کیفیات کو دل پر وارد کرکے بارگاہِ رسالت میں گل ہائے نعت پیش کئے ہیں۔ بشیر حسین ناظم کی کاوش "جمالِ جہاں فروز" میری نگاہ میں بلاشبہ بیسویں صدی کا شاہکار ہے۔ میں اس دور کے غالبِ نعت بشیر حسین ناظم کو اس ادبی و علمی کارنامے پر دلی مبارک باد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ نعتوں کا یہ گلدستہ بارگاہِ رسالت ﷺ میں شرفِ قبولیت پانے کے بعد ان کے لئے توشۂ عقبیٰ اور سامانِ عفو و غفران بنے۔ ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد۔

اللھم صل علیٰ محمد امی المختار

محمد نواز شریف
وزیراعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۳ جولائی ۱۹۹۸ء
اسلام آباد

اظہار رائے :

جناب اقبال احمد فاروقی صاحب، نگراں مرکزی مجلس رضا۔ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم





مشفقی سید محمد اخلاق صاحب زید مجدہ

السلام علیکم !

مجھے آپ کا مراسلہ ملا جس میں آپ نے سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے روضہ منورہ بمقام الابواء شریف کے بارے میں روح فرسا خبر پڑھی۔ سیدہ طاہرہ کی قبر مبارک کو نجدیوں نے بربریت کا نشانہ بنا کر بڑی ہی جسارت اور ظلم کا مظاہرہ کیا ہے۔

اگرچہ نجدی حکومت ایک عرصہ سے اپنی بدبختی کے مظاہرے کر رہی ہے اور جہاں جہاں بھی سید الانبیاء کی نسبت سے آثار و تبرکات موجود ہیں انہیں مٹا رہے ہیں۔ جنت البقیع کے انہدام اور سیدنا حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے مزار کی بے حرمتی کے بعد حالیہ فعل سب سے زیادہ سفاکانہ اور ظالمانہ ہے پچھلے کئی برسوں سے یہ سن رہے تھے کہ نجدی مطوے اہل عقیدت کو زیارت سے روک رہے ہیں، رکاوٹیں پیدا کر رہے ہیں اور زائرین کی راہوں میں پتھر اور شیشے بچھا رہے ہیں۔ مگر جن حالات کا تذکرہ آپ کے اطلاع نامے میں آیا ہے۔ وہ نہایت ہی دل خراش ہیں۔ مرکزی مجلس رضا

کے تمام اراکین نجدی حکومت کے اس مکروہ فعل کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور اس بربریت کو عالم اسلام کے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے کا ذریعہ جانتے ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ جو بھی قانونی کاروائی یا احتجاج کریں مرکزی مجلس رضا اسکی تائید کرے گی اور آپ سے تعاون کرنے اور آپکی آواز پر لبیک کہے گی۔ آپ اس سلسلہ میں جو بھی کاروائی کریں مرکزی مجلس رضا کو آگاہ کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو !

والسلام

اقبال احمد فاروقی

نگران مرکزی مجلس رضا

لاہور

اظہار رائے:

حضرت قبلہ میاں زبیر احمد قادری ضیائی مدظلہ العالی، سجادہ نشین حضور داتا گنج بخش

بانی و ناظم ' دار الفیض گنج بخش ' صدام منزل بلال گنج ۔ لاہور

میاں زبیر احمد

علوی گنج بخشی قادری ضیائی

اندوہناک اور روح فرسا خبر

سید محمد اخلاق صاحب معرفت طارق اکرام صاحب یہ روح فرسا اور کرباک خبر پڑھی کہ سرکار سید المرسلین ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ بنت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر منور کو منہدم کر دیا گیا ہے اور ابواء شریف کی پہاڑی کی چوٹی جس پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر انور تھی، کو کاٹ کر ایک جانب دھکیل کر گرا دیا گیا ہے۔ اس اندوہناک سانحہ کی اور اس کے ذمہ دار حکمران افراد کی پر زور مذمت کی جاتی ہے۔

حضور فخر کون و مکاں، رحمت عالمیاں، شفیع عاصیاں، رحمۃ للعالمین، سید المرسلین ﷺ جب صلح حدیبیہ کے موقع پر مقام ابواء شریف سے گزرے تو اپنی والدہ محترمہ جناب سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تربت پر تشریف لے گئے، اپنے دست اقدس سے اسے درست فرمایا اور بے اختیار چشم ہائے مبارک سے آنسو رواں ہو گئے۔ استفسار پر فرمایا: "ان کی ممتا مجھے یاد آگئی اور میں رو دیا"۔ (مدارج النبوت، جلد دوم، صفحہ ۲۱،۲۰)

اسی کتاب میں یہ واقعہ بھی موجود ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر کفار کے لشکر میں سے بعض نے ابواء کے مقام پر حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ کی قبر مبارک کو اکھاڑنے کا منصوبہ بنایا تھا، لیکن لشکر کفار کے قائدین نے اس پر عمل ملتوی کر دیا تھا۔ آپ ﷺ کے زمانے میں جو کام کفار کرنے سے باز رہے، اس کو عصر حاضر کے دہابیہ عقیدہ کے حامل نام نہاد مسلمانوں نے کر دیا۔ اس طرح ان لوگوں نے سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر انور کی بے حرمتی کر کے جناب سرکار رسالتمآب ﷺ کو کتنی تکلیف پہنچائی ہے اور اس کے نتیجے میں وہ غضب خدا کے مستحق قرار پائے ہیں۔ تمام مسلمان زعماء، ادیبوں، دانشوروں کو اس روح فرسا واقعہ کے خلاف آواز اٹھانی چاہیے اور سخت احتجاج کرنا چاہیے۔

[illegible]

خاک پائے در سیدہ آمنہ بنت وہب رضی اللہ عنہا

میاں زبیر احمد علوی گنج بخشی قادری ضیائی

۱۲ مارچ ۱۹۹۹ء، از شہر لاہور

ایک نایاب زیارت

محمد فیاض احمد

الحمد للہ ہر سال ماہ رمضان المبارک میں ہم دونوں دوست حاضری حرمین شریفین کے لیے جا رہے ہیں گذشتہ چند سالوں سے تو زیارات مقامات مقدسہ عراق و شام اور اردن سے بھی مستفید ہو رہے ہیں

امر واقعہ یہ ہے کہ ادائیگی عمرہ کے بعد ہم جدہ سے فروری ۱۹۹۶ کو بغرض حاضری ام النبی حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا - ابواء شریف اپنے رفقاء حاجی غلام محمد علی اور محمد عمران عاشق کے ہمراہ حاضر ہوئے ان دنوں ابوا شریف کی جانب کوئی قابل ذکر پکی سڑک نہ تھی اور نہ ہی کوئی بورڈ وغیرہ لگے تھے مستورہ پہنچنے پر ہم نے ایک ڈرائیور سے ابوا شریف کا راستہ معلوم کیا اس نے صحرا میں جانے کا اشارہ کیا چونکہ یہ پہلی دفعہ ہم سب کی ابوا شریف حاضری کی سعادت تھی اور پھر وہاں کے لق و دق صحرا میں بغیر کسی نشان کے راستہ کا تعین کرنا بھی سخت دشوار تھا اس لیے سخت پریشانی و فکر دامن گیر تھی لیکن بغداد شریف شام اور اردن زیارات کے دوران ہم سب کے دل میں ایک تمنا یہ بھی تھی کہ اس دفعہ حضرت سیدہ طاہرہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار اقدس پر حاضر ہونا ہے

موجودہ صورت حال میں یہ خواہش ناممکن نظر آتی تھی لیکن اس موقع پر یہ غیبی تائید تھی کہ ہم بفضلہ تعالیٰ نصف گھنٹہ بذریعہ گاڑی مسافت کے بعد ایسے نامعلوم مقام پر جا پہنچے جہاں سے آگے جانے کے لیے کوئی خاص سمت نظر نہ آئی چنانچہ وہیں رکنا پڑا اور ہم سب ساتھی ادھر ادھر نظر اٹھا کر دیکھنے لگے کہ کسی

سے کوئی راہنمائی مل جائے ابھی اسی پریشانی میں گم تھے کہ اچانک ایک پرانی گاڑی نمودار ہوئی ہم بلا سوچے سمجھے اس کی طرف چل پڑے جب انہوں نے ہمیں آتے دیکھا تو رک گئے اس گاڑی میں دو عربی نوجوان تھے ہمارے لینے پر ڈرائیور نے ان میں سے ایک سے پوچھا کہ یہاں والدہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت کہاں ہے تو اس نے جواب دیا کہ کونسی زیارت یہاں کوئی زیارت نہیں انہوں نے کچھ حیل وحجت کی پھر ہم نے واضح طور پر عرض کیا کہ ہم ام النبی سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا کے مزار شریف پر حاضر ہونا چاہتے ہیں تو اس پر وہ مسکرادیئے اور ہمیں اپنے ساتھ چلنے کو کہا چار پانچ منٹ کی مسافت کے بعد ہم اس مقدس پہاڑ پر پہنچے تو سامنے والی کائنات کی عظیم والدہ ماجدہ سیدہ طاہرہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار اقدس کو انوار تجلیات سے بھرپور پایا دونوں نوجوان ایک طرف بیٹھ گئے اور ہم نظریں اور دل جھکائے مزار شریف کی طرف بڑھنے لگے واللہ ناقابل بیان کیفیات میں حاضری نصیب ہوئی قبر انور کا روح پرور منظر کچھ یوں تھا کہ

قبر مبارک کے اطراف میں سبز رنگ میں ملبوس پتھروں کے کنکر تھے اور جائے قبر یعنی تعویز مبارک پر سبز سبز ہریالی تھی اور تازہ گلاب کے پھولوں کے ہار پڑے ہوئے تھے اور پورا پاکیزہ ماحول مشک جاں بنا ہوا تھا جبکہ اس وقت کوئی زائر موجود نہ تھا ہم نے ہدیہ سلام و فاتحہ عرض کیا اور مل کر درود وسلام پڑھا تقریبا ایک گھنٹہ قیام کے دوران جو کیفیات اور احساسات دل میں محسوس ہوئے انہیں لفظوں میں بیان نہیں کیا جاسکتا ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ابھی کچھ ہی دیر پہلے انہیں لحد مبارک میں اتارا گیا ہو چودہ سو سال کے فاصلے چند لمحوں میں سمٹ گئے

شدید گرمی کے باوجود اس مقام پر ایسی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی جیسے کہ دریچہ کھلا ہے حاضری کے بعد ہم واپس چل دیئے اور دونوں نوجوان ہمارے ساتھ اس مقام تک آئے جہاں سے ہم ان کے ساتھ چلے تھے اس کے بعد وہ کہاں چل دیئے یہ اللہ ہی جانے۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ پاک کی طرف سے یہ ہماری راہنمائی کے لیے بھیجے گئے تھے ورنہ کوئی ایسی صورت نہ تھی کہ ہم حاضری دے سکتے ہماری یہ تمنا جو پوری ہوئی کہ پہلے حضور سید عالم ﷺ کی والدہ ماجدہ مطہرہ کریمہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور ان کے توسط و وسیلہ سے سرکار عالم ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں اپنے گناہوں کی معافی کے طلب گار ہوں گے

یہ بے ربط و بے کیف مختصر سا تذکرہ تھا ہمارے ابوا شریف کی پہلی حاضری کا اس کے بعد ہم مزید دو مرتبہ حاضری سے مشرف ہوئے ہر دفعہ بے شمار کیفیات فیوض و برکات سے نوازے گئے جن کو احاطہ تحریر میں لانے کے لیے ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں جس کا قلب اظہار کرسکے

اس سال ہمارے دوست جناب طارق اکرام صاحب اپنے پیر بھائیوں جناب سید محمد اخلاق اور جناب رحمت اللہ صاحب کے ہمراہ ابوا شریف حاضری دے کر آئے ہیں موجودہ صورت حال سن کر اس قدر غم و اندوہ کی کیفیت ہے کہ بس نہیں چلتا کہ ملزموں کو کونسی کڑی سے کڑی سزا دی جائے مزار سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی شہادت اور بے حرمتی کا آنکھوں دیکھا حال اور کانوں سنا المناک واقعہ جو انہوں نے بیان کیا ہے وہ ناقابل برداشت ہے اور انتہائی افسوسناک ہے جس سے اسلام اور عالم اسلام کو شدید دھچکا لگا ہے ایمان اور حب رسول ﷺ کا تقاضا یہ ہے کہ نجدیوں کی اس بدعملی پر جس قدر ہوسکے احتجاج کیا

جائے

خدارا مسلمانوں اب جاگ اٹھو اب کس مقدس بارگاہ کی بے حرمتی کی انتظار میں ہو

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم علیہ السلام اور آپ کی پیاری والدہ ماجدہ کے وسیلہ جلیلہ سے حرمین شریفین کو غاصبین کے قبضے سے نجات دے اور تمام مقامات مقدسہ کو عزت و احترام سے قائم و دائم رکھے اور اس پاکیزہ مشن کے ہر طرح کے قلمی لسانی مالی معاون کو ہمت و طاقت عطا فرمائے آمین

اظہار رائے:

پیر طریقت حضرت قبلہ سید منور حسین جماعتی

Monthly
AMEER-E-MILLAT
INTERNATIONAL
Patron Incharge
Syed Munawar Hussain Jamati
Lahore, Pakistan

امیر ملت

باسمہ تعالیٰ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الاعلیٰ

محترم سید اخلاق احمد صاحب زید مجدہ

سلام مع رحمت و برکت

آپ کے تفصیلی مکتوب کی وساطت سے ابواء شریف کے حالیہ سانحہ کی خبر ملی تو دل خون کے آنسو رویا۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر شریف کی بے حرمتی پر ہر مسلمان کو سراپا احتجاج ہونا چاہیے۔

اتفاق کی بات ہے کہ ۱۱ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ کو راقم الحروف ابواء شریف حاضر ہوا تھا، اور سلام و فاتحہ سے بھی مشرف ہوا، آپ کے مکتوب کے مطابق یہ واقعہ ۱۱ رمضان المبارک سے ۱۸ رمضان المبارک کے درمیان پیش آیا ہے۔

محترم! اس سلسلہ میں فقیر اور جملہ متعلقین، یاران طریقت ہر قسم کے مالی، جانی تعاون کے لیے حاضر ہیں۔

محتاج دعا و دعا گو
سید منور حسین جماعتی
۲۲ ذیقعدہ ۱۴۱۹ھ
۱۱ مارچ ۱۹۹۹ء

خاک حجاز کے نگہبان

صلاح الدین محمود

(یہ مضمون صلاح الدین محمود کے سفرنامے حجاز "نقش اول کی تلاش" کا ایک اپنی جگہ مکمل باب ہے۔ یہ سفر [illegible] اور [illegible] میں اختیار کیا گیا)

ایک بات

میں بچپن سے اپنے حواس کے "نقش اول" کی تلاش میں ہوں اور چونکہ میرے واسطے رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی میرے حواس کے لیے باعث وجود ہیں اس لیے محض وہی میرے حواس ہی کا نہیں بلکہ میرے ایمان تک کا نقش اول بھی ہیں۔

میرا یہ سفر ان لمحات سے جاری ہے کہ جن میں، میں غیب گزار کر اس جہان میں آیا تھا اور اس وقت تک جاری رہے گا کہ جب میں یہ جہان صرف کر کے دوبارہ غیب میں گزر جاؤں گا۔ مگر اپنے حواس کے ازل کو دریافت کرنے کے لیے اس جہان کی بھربھری خاک پر مجھ کو رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قدموں کے نشان کی ضرورت ہے تاکہ مجھ پر غائب اور موجود دونوں کے راز وا ہو سکیں۔

کیا کسی چٹیل میدان کی گگر پر یا کسی انجان وادی کے خم پر کیا، اپنے

اندر یا باہر' یا پھر اس آئینے کی دھار پر کہ جو اندر اور باہر کو ایک کرتی ہے۔ میں یہ نشان پا سکوں گا۔ اس کی خبر تو ان نشانات ہی کو ہے۔ مگر تلاش میرا منصب ہے سو تلاش جاری ہے۔

اس ہی تلاش کی ایک لازم کڑی کے طور پر ۱۳۹۰ھ اور ۱۳۹۱ھ میں میں نے حجاز کا سفر اختیار کیا تھا۔ زیر نظر مضمون اس ہی سفر کا ایک بیان ہے

صلاح الدین محمود

ترکوں نے حجاز پر اپنے دور حکومت کے دوران رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے لے کر آپ کے وصال تک کے ہر لمحے سے وابستہ ہر جسمانی روحانی تاریخی اور جمالیاتی کیفیت کو آئندہ نسلوں کے واسطے محفوظ کرنے کا اردہ کیا تھا۔ یہ کام ایک غیر شعوری سطح پر تو عہد نبوی ہی سے جاری تھا مگر اب کوئی ایک ہزار برس گزر چکے تھے اور اب یہ ضروری تھا کہ ایک شعوری اور حتمی سطح پر یہ عمل ہو۔ اس کام کے واسطے جنون کی حد تک رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور انسانی حواس کی حدود تک نفاست اور ذہنی سچائی کی ضرورت تھی۔ یہ رحمت ترک لحن میں موجود تھی اور اسی واسطے وہ اس کام میں تقریباً مکمل کامیاب ہوئے تھے۔ ترکوں کا انسانیت پر یہ سب سے بڑا احسان ہے

ان کو علم تھا کہ جس خطہ زمین پر اپ کا نزول ہوا اور آپ کا پہلا قدم پڑا کہ جس ہوا کا پہلا سانس آپ کے اندر جذب ہوا اور جس نے آپ کی آواز کا گداز پہلی بار برداشت کیا کہ جس ہوا کی سہار سے پہلے پرندے کی پکار آپ تک آئی اور پھر جس خلا کے خم سے چاند اور سورج نے پہلی بار آپ کو اور آپ نے پہلی بار ان کو دیکھا کہ جہاں جہاں آپ کی بینائی میں نئے ستاروں کا وقوع ہوا اور جس جس طور آپ کی

وسیع ہوتی آنکھوں نے ان کی دوہری حرکت کو واحد کرکے اپنے لہو میں سمویا کہ یہ قد اور لمحے 'گوشے' چپے اور ہوا اور بینائی' صدا اور شنوائی کے نقش اول محض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے نہیں' بلکہ آتی دنیا تک ہر نئے کلمہ گو کے لہو کا اول' ازلی' آبائی اور اصلی نشان ہیں۔ اس بات کا ان کو مکمل علم تھا سو تمام چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے انہوں نے بھانپ پا کر اس بڑے ہوتے بچے میں بنوسعد کی خصلت اور محبت سے آغاز کرنے کا اردہ کیا مگر سب سے پہلے انہوں نے مدینہ منورہ میں اس

میدان کا تعین کیا کہ جہاں مرنے سے پہلے ایک خوبرو اور کم عمر نوجوان نے اپنے گھر سے دور بخار کی گرمی اور بے چینی کو منانے کے واسطے ایک شام چند لمحات کے واسطے گشت کیا تھا۔اور پھر اپنی کم سن خوبصورت اور ہنس مکھ بیوی کو بیوہ اور ابھی ماں کے بدن میں قائم بچے کو یتیم اور بے سہارا چھوڑ کر اپنی تمنائیں اپنے دل ہی لے مرگیا تھا

پھر انہوں نے ایک پہاڑ کی کوکھ میں اس چھوٹے سے گھر کا تعین بھی کیا تھا کہ جس کی پہلی منزل پر شمال کی جانب قائم ایک چھوٹے سے بالکل چوکور کمرے میں کہ جہاں چار آئینوں کی اوٹ میں چار سمتیں ملتی تھیں۔ایک بچہ کہ جس کی کائنات کی امان تھی ظہور میں آیا تھا۔پھر اس بچے کو ایک بزرگ انسان نے اپنے محنت اور سورج سے کملائے ہاتھوں سے اپنی ایک چادر میں لپیٹا تھا۔اور وہ پگڈنڈی طے کی تھی کہ جو اللہ کے گھر تک جاتی تھی۔وہاں پہنچ کر اس ضعیف انسان نے چادر میں لپٹے ہوئے نوزائیدہ بچے کو ہاتھوں میں رکھ کر کائنات کی جانب کیا تھا اور دعا کی تھی کہ اے خالق کائنات اس بچے پر رحم فرما۔اس واسطے کہ یہ بے آسرا اور یتیم ہے۔ ترکوں نے اس شمالی کمرے اس آبائی پگڈنڈی اور اس دعا کے مقام کا بھی ہی کاوش سے تعین کرکے نشان چھوڑا تھا۔

پھر انہوں نے پیلی رنگوں کے سیاہ پہاڑوں اور اکثر اوقات خاموش ریگستان کے سنگم پر قائم اس جگہ کو بھی دریافت کرکے محفوظ کیا تھا جہاں اس دعا کے کوئی چھ برس بعد اپنے جواں مرگ خاوند کی قبر سے واپسی پر اپنے چھ برس کے حیران بچے کی انگلی پکڑے پکڑے جب اس کم سن خاتون نے ایک رات کے واسطے پڑاؤ کیا تھا تو وفات پائی تھی۔

اگلے روز حیران آنکھوں والے اس چھ برس کے بچے نے اپنی ماں کا چہرہ کہ

جس سے اب آہستہ آہستہ وہ مانوس ہو رہا تھا۔آخری بار دیکھا تھا اور پھر اپنی ماں کو اپنے کچے کچے ہاتھوں سے انجان خاک میں اتار کر قافلے کے ساتھ اپنے مقدر کی جانب چل پڑا تھا۔ترکوں نے اپنی مثالی درستگی' سادگی' صفائی اور خوش اسلوبی سے ایک کتبہ یہاں بھی چھوڑ دیا تھا کہ آنے والوں کو آگاہی ہو کہ معصوم دلوں کی اکیل ہی ہے کہ جو ان کو وحدت کا ہمراز بناتی ہے۔

ان کا اگلا قدم اس راستے کا تعین کرنا تھا کہ جس پر اس واقعے کے تین برس بعد یہ بچہ ایک ضعیف میت کے ساتھ ساتھ چارپائی کا پایا پکڑ کر سب کے سامنے بلک بلک کر روتا ہو چلا تھا۔اس کو شاید احساس تھا کہ آج کے بعد اس کی اکیل کائناتی وحدت کی اکیل ہے اور آج لے بعد شاید وہ کبھی کھل کر رو بھی نہ سکے گا ----------- غرض یہ کہ ترکوں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے لے کر آپ کے وصال تک کے واقعات کو آنے والی نسلوں کے تاریخی جمالیاتی اور نی شعور کے واسطے درستگی اور سادگی کے ساتھ محفوظ کرنے کا جو بیڑا اٹھایا تھا اس میں وہ ایک بڑی حد تک کامیاب ہوئے۔آپ کے بچپن سے جوانی تک کی سمتوں کا تعین کرنے کے بعد انہوں نے غار حرا کی چوٹی سے آسمانوں کو دیکھا اور پھر پہاڑ کی نشیبی وادی میں قائم شہر کے ایک گھر کے اس چھوٹے سے کمرے کا تعین کیا کہ جہاں حیرت پرے سے اپنے نام کی پکار سننے کے بعد واپس آکر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے آرام فرمایا تھا اور جہاں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ پر اپنے مکمل اعتماد سے آپ کو اس حد تک حوصلہ دیا تھا کہ جب فتح مکہ کے بعد آپ سے پوچھا گیا کہا آپ کہاں قیام کریں گے تو آپ نے خواہش ظاہر کی تھی کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی قبر کے ساتھ آپ کا خیمہ نصب کیا جائے۔بعض لوگوں کے استفسار پر کہ آخر

ایک قبر کے کنارے قبرستان میں کیوں ؟

"جب میں غریب تھا تو اس نے مجھ کو مالا مال کیا۔ جب انہوں نے مجھ کو جھوٹا ٹھہرایا تو صرف اس ہی نے مجھ پر اعتماد کیا اور جب سارا جہاں میرے خلاف تھا تو صرف اس اکیلی ہی کی وفا میرے ساتھ تھی"

ترکوں کے ماہرین نے پہلے اس گھر کا پھر اس گھر میں اس کمرے کا تعین کیا کہ جہاں مکمل اعتماد کا یہ بنیادی لمحہ گذرا تھا۔ یہاں یہ بیان کرنا شاید دلچسپی سے خالی نہ ہو کہ اس کمرے اور اس کمرے کے بارے میں جہاں آپ کا ظہور ہوا تھا' عثمانی حکومت کی جانب سے جو جاری احکامات تھے وہ کیا تھے ؟ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر والے کمرے کے بارے میں جاری حکم تھا کہ ہر بار رمضان کا چاند دیکھتے ہی اس میں سفیدی کی جائے اور پھر فجر کی اذان تک خواتین با آواز بلند قرآن پاک کی تلاوت کریں جب کہ حضرت عبدالمطلب کے گھر میں واقع اس شمالی کمرے کے بارے میں حکامات یہ تھے کہ پہلی ربیع الاول کو کمرے کے اندر سفید رنگ کیا جائے۔ رنگ ساز حافظ قرآن ہوں اور پھر ربیع الاول کی اس رات کہ جب آپ کا ظہور ہوا معصوم بچے اس کمرے کے اندر آئیں اور قرآن کی تلاوت کریں۔ اگلی صبح پرندے آزاد کرنے کا حکم اور رواج تھا۔

سو جہاں انہوں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مکان اور مقبرے کا تعین کیا وہاں انہوں نے بنو ارقم کی بیٹھک کو محفوظ و ورقہ بن نوفل کی دہلیز کو پختہ اور حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے آنگن کی نشاندہی بھی کروائی۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے مکے اور مدینے میں قائم ان ازلی قبرستانوں کو کہ جن میں خانوادہ رسول کے بیشتر افراد اصحابہ کرام اور ان کے خاندان اور چیدہ ترین بزرگان دین قیامت کے منتظر

سوتے تھے۔ صاف ستھرا اور پاک کروایا اور پھر نہایت ہی سلیقے سے قبروں کی نشان دہی کر کے مکمل نقشے مرتب کروائے۔

ان تمام کاروائیوں میں ترکوں کا طریقہ کار بہت مؤثر اور یکتا ہوتا تھا۔ مثال کے طور پر جب ترک حجاز پہنچے تو مسجد بلال جو کہ خانہ کعبہ کے سامنے ایک پہاڑ پر واقعہ ہے. صدیوں کی غفلت کی وجہ سے تقریباً مٹی اور پتھر کا ڈھیر ہو چکی تھی۔ اس چھوٹی سے مسجد کو اس کے اصلی خطوط پر دوبارہ تعمیر کرنے کے واسطے جو طریقہ اختیار کیا گیا وہ یہ تھا۔ پہلے تمام مٹی کو الگ کر لیا گیا اور پھر تمام چونے کو اور اس کے بعد تمام اصلی پتھروں کو۔ اس کے بعد مٹی اور چونے کو پیس کر اور نہایت باریک چھلنیوں سے چھان کر الگ الگ تیار کر لیا گیا۔ بجھے ہوئے چونے کا کیمیائی تجزیہ کر کے اس کے اجزاء معلوم کیے گئے۔ پھر ان اجزاء کے اصلی اور پرانے ماخذ دریافت کرنے کے بعد ایک ہی ماخذ کے نئے اور پرانے چونے کو ملا کر اور مزید طاقتور بنا کر چنائی کے واسطے استعمال کیا گیا۔ پتھر بھی اپنی تراش کیفیت اور ساخت کو مد نظر رکھتے ہوئے تقریباً اسی طرح ر اسی جگہ نصب ہوئے کہ جہاں پہلی مرتبہ عہد نبوی کے فوراً بعد نصیب ہوئے تھے۔

اس طرح وہی مٹی وہی گارا اور وہی چونا پتھر بالکل اسی طرح استعمال ہوا جیسا کہ صدیوں پہلے مسجد کی تعمیر اول میں استعمال ہوا تھا۔ مسجد نئی بھی ہو گئی اور اپنے اصل اور اول خطوط پر قائم بھی رہی۔ یہ ترکوں کے طریقہ کار کی محض ایک اور قدرے معمولی مثال ہے۔

جب ۵۳ برس مکے میں بیت گئے اور زمین کی گردش اس شہر کو ایک بار پھر وہیں لے آئی جہاں وہ ۵۳ گردشوں پہلے تھا تو [illegible] تاریخ کا وقوع ہوا تھا اور رسول

پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے کا رخ کیا تھا۔ سو ترک بھی اس آبائی راستے پر چل نکلے تھے۔ غار ثور کو انہوں نے کچھ نہ کہا اور یہی مناسب سمجھا کہ نہ تو اس کے جالے صاف کریں اور نہ ہی کبوتروں کے صدیوں پرانے گھونسلوں کے جھاڑ جھنکاڑ کو کاٹیں یا ہٹائیں۔ غار ثور کو انہوں نے مکڑیوں اور کبوتروں کے سپرد ہی رہنے دیا کہ اب جائز طور پر وہی اس گوشے کے مالک اور حقدار تھے۔ غار حرا تک کی نہایت ہی مشکل چڑھائی کو بھی انہوں نے آسان بنانے کی کوئی کوشش نہ کی تاکہ چڑھنے والوں کو چوٹی تک پہنچنے کے جتن کا احساس برابر ہوتا رہے۔ وہاں اتنا ضرور کیا کہ دو تہائی چڑھائی پر ایک نہایت سادہ سی ناند بنا دی تاکہ بارش کا پانی کبھی کبھی جمع ہو سکے اور بچے بوڑھے اور عورتیں اگر چاہیں تو چڑھائی کے دوران پیاس بجھا سکیں۔

اس کے بعد انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر سے لے کر مدینے کے اطراف میں قائم بنو بخار کی کچی بستی تک ہجرت کے راستے کا حتمی تعین کر کے نقشہ مرتب کیا۔ ترک جب حجاز پہنچے تو بنو بخار تتر بتر ہو چکے تھے پھر بھی ترکوں نے بچے کچھے لوگوں کو تلاش کیا اور سینہ بہ سینہ محفوظ ان کے لوک گیتوں کو پہلی بار قلم بند کر کے باقاعدہ محفوظ کیا۔ مسجد قبا کو نہایت ہی ہنر سے بحال کرنے کے بعد وہ کچھ دیر تک اس کنوئیں کی منڈیر پر بھی ستانے کو بیٹھے کہ جہاں ہجرت کے بعد پہلی نماز ادا کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا تھا اور جس کے آپ کو دیکھ کر آپ سے آپ سے اونچے ہوتے پانی میں آپ نے اپنے چہرے کا شفاف عکس دیکھ کر پہلے ایک لمحہ توقف اور پھر مسرت کا اظہار فرمایا تھا۔

اس کنوئیں سے اب راستہ مدینے کو جاتا تھا۔ مدینے کے اس میدان تک جاتا تھا کہ جہاں آپ کی آمد سے کوئی ۵۳ برس پہلے ایک شام مرنے سے پہلے ایک خوبرو

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نمبر

اور کم عمر نوجوان نے اپنے گھر سے دور اپنے بخار کی گرمی اور بے چینی کو مٹانے کے لیے چند لمحات کے واسطے گشت کیا تھا اور پھر اپنی کم سن خوبصورت اور ہنس مکھ بیوی اور ابھی ماں کے بدن ہی میں قائم بچے کو یتیم اور بے سہارا چھوڑ کر اپنی تمنائیں دل ہی میں لیے مر گیا تھا۔

ایک بار پھر وہی میدان تھا۔ مسجد نبوی کو اب یہاں تعمیر ہونا تھا۔ مسجد نبوی کی تعمیر بھی ایمان ہنرمندی، پاکیزگی اور نفاست کی ایک عجیب اور انوکھی داستان ہے۔

پہلے پہل برسوں تک ترکوں کو ہمت نہ ہوئی کہ وہ مسجد نبوی کی تعمیر کریں۔ ان کے نزدیک یہ ایک کائناتی اور انسانی حدود سے ماورا طاقتوں کے بس کا عمل تھا اور وہ محض انسان تھے مگر جب انسان سچی محبت کرتا ہے تو وہ اپنے آپ سے باہر قدم دھرنے کی ہمت بھی پا جاتا ہے۔ سو اپنی محبت کی سچائی کے سہارے انہوں نے یہ کام شروع کرنے کا ارادہ کیا۔ ترکوں نے اپنی وسیع سلطنت اور بھرپور عالم اسلام میں اپنے اس ارادے کا اعلان کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے یہ اعلان بھی کیا کہ اس حتمی کام کے واسطے ان کو عمارت سازی اور اس سے متعلقہ علوم اور فنون کے ماہرین درکار ہیں۔ یہ سننا تھا کہ ہندوستان، افغانستان، چین، وسطی ایشیا، ایران، عراق، شام، مصر، یونان، شمالی اور وسطی افریقہ کے اسلامی خطوں اور نہ جانے عالم اسلام کے کس کس کونے اور کس کس چپے سے نقشہ نویس، معمار، سنگ تراش، بنیادیں زمین کی زندہ رگوں تک اتارنے کے ماہر، چھتوں اور سائبانوں کو ہوا میں معلق کرنے کے ہنرمند، خطاط، پچہ کار، شیشہ گر اور شیشہ ساز، کیمیاگر، رنگ ساز اور رنگ شناس، ماہرین فلکیات، ہواؤں کے رخ پر عمارتوں کی دھار کو بٹھانے کے ہنرمند اور نہ جانے کن کن عیاں اور کیسے کیسے پوشیدہ علوم کے ماہرین، اساتذہ، پیشہ ور اور ہنرمندوں

نے دنیائے اسلام کے گوشے گوشے میں اپنے اہل و عیال کو سمیٹا اور اس ازلی بلاوے پر قسطنطنیہ کی جانب روانہ ہو گئے۔ کہیں بے حد دور ایک چٹیل ریگستان میں جنت کی کیاری کے کنارے ان کے رسول کی قیام گاہ پر تعمیر ہونی تھی اور وہ اور ان کے ہنر اب ہر طرح اس کام کے واسطے وقف تھے۔

ترکوں کو اس والہانہ کیفیت کی ایک حد تک امید تھی مگر پھر بھی کہا جاتا ہے کہ اس اجتماعی بے اختیاری اور مکمل اطاعت پر ان تک کو تعجب ضرور ہوا تھا۔ بہر کیف ان کی تیاریاں بھی مکمل تھیں۔ عثمانی حکومت کی تقریباً ہر شاخ اعلان سے پہلے ہی حرکت میں آچکی تھی اور حکومت کے اہل کار اپنی حدود میں اور سفیر دوسرے اسلامی ممالک میں اس انداز اور ارادے کے تمام لوگوں کی اعانت کے واسطے تیار تھے۔ ان اہل کاروں اور سفیروں کو یہ احکامات تھے کہ وہ ان تمام ماہرین اور ان کے ہمراہی ان کے اہل و عیال کو اگر وہ چاہیں تو قسطنطنیہ تک کے راستے میں ہر طرح کہ سہولت فراہم کریں۔ ادھر سلطان وقت کے حکم سے قسطنطنیہ سے چند فرسنگ باہر میدانوں میں ایک خود کفیل اور کشادہ بستی تیار ہو چکی تھی سو پھر جب ان یکتائے روزگار لوگوں کے قافلے پہنچنے شروع ہوئے تو ان کو ان کے روزگار کے اعتبار سے اس نئی بستی کے الگ الگ محلوں میں بسایا جانے لگا اور حکومت مکمل طور پر ان کی کفیل ہوئی۔

اس عمل میں کوئی پندرہ برس گزر گئے مگر اب یقین سے کہا جا سکتا تھا کہ اس بستی میں اپنے وقتوں کے عظیم ترین فنکار جمع ہو چکے ہیں۔ اب خود سلطان وقت اس نئی بستی میں گیا اور اس نے خاندانی سربراہوں کا اجلاس طلب کر کے منصوبے کا اگلا حصہ ان کے سامنے رکھا منصوبے کا اگلا حصہ اس طرح تھا۔ ہر ہنرمند اپنے اپنے سب سے ہونہار بچے یا بچوں (اولاد نہ ہونے کی صورت میں ہونہار ترین شاگرد) کا انتخاب

کرے اور اس بچے کے جوان ہو کر پختہ عمر تک پہنچنے تک اس کے بدن اور لحن میں اپنا مکمل فن منتقل کر دے۔ ادھر حکومت کا ذمہ تھا کہ وہ اس دوران اس اندازے کے اتالیق مقرر کرے کہ وہ ہر بچے کو پہلے قرآن کریم پڑھائیں اور پھر قرآن حفظ کروائیں۔ ساتھ ساتھ بچہ شہ سواری بھی سیکھے۔ اس تمام تعلیم تربیت اور تیاری کے واسطے پچیس برس کا عرصہ مقرر کیا گیا۔

اس منصوبے پر ہر ایک نے لبیک کہا اور صبر، محنت اور حیرت کا یہ بالکل انوکھا عمل شروع ہوا۔

چنانچہ پچیس برس بیت گئے اور ان کے انوکھے ہنرمندوں کی ایک نئی اور خالص نسل نشو و نما پا کر تیار ہو گئی۔ یہ تیس سے چالیس برس کی عمر کے مخصوص اور نیک اطوار نوجوانوں کی ایک ایسی جماعت تھی کہ جو محض اپنے اپنے آبائی اور خاندانی فنون ہی میں یکتا اور عنقا نہیں تھے۔ بلکہ اس جماعت کا ہر فرد حافظ قرآن اور فعال مسلمان ہونے کے علاوہ ایک صحت مند نوجوان اور اچھا شہسوار بھی تھا۔ بچپن کے لمحہ اول سے ان کو علم تھا کہ یہ وہ چیدہ لوگ ہیں کہ جن کو ایک روز کہیں بے حد دور ایک چٹیل ریگستان میں جنت کی کیاری کے کنارے اپنے رسول کی قیام گاہ کے گرد ایک ایسی کائناتی عمارت تعمیر کرنی ہے کہ جو آسمان کی جانب اس زمین کا واحد نشان ہو۔

ترکوں کے اعلان اول سے لے کر اب تک کوئی تیس برس سے زیادہ بیت چکے تھے اور مسجد نبوی کے معمار جن کی تعداد کوئی پانچ سو کے لگ بھگ بتائی جاتی ہے تیار تھے ایک طرف تو ہنرمندوں کی یہ جماعت تیار ہو رہی تھی اور دوسری طرف ترک حکومت کے اہل کار عمارت کے واسطے سازسامان اکٹھا کرنے میں ایک خاص قرینے کے ساتھ مصروف تھی حکومت کے شعبہ کان کنی کے ماہرین نے خالص اور عمدہ رگ و

ریشے کے پتھر کی بالکل نئی کانیں دریافت کیں کہ جن سے صرف ایک بار پتھر حاصل کر کے ان کو ہمیشہ کے واسطے بند کر دیا گیا۔ ان کانوں کی جائے وقوع کو اس حد تک صیغہ راز میں رکھا گیا آج تک کسی کو علم نہیں ہے کہ مسجد نبوی میں استعمال ہونے والے پتھر کہاں سے آئے تھے۔ بالکل نئے اور ان چھوتے جنگل دریافت کیے گئے اور ان کو کاٹ کر ان کی لکڑی کو بیس برس تک حجاز کی آب و ہوا میں آسمان تلے موسمایا گیا۔ رنگ سازوں نے عالم اسلام میں اگنے والے درختوں اور خاکی و آبی پودوں سے طرح طرح کے رنگ حاصل کیے اور شیشہ گروں نے شیشہ بنانے کے واسطے حجاز ہی کی ریت استعمال کی پچہ کاری کے قلم ایران سے بن کر آئے جب کہ خطاطی کے واسطے نیزے دریائے جمنا اور دریائے نیل کے پانیوں کے کنارے اگائے گئے۔ غرض یہ کہ جب تک ان ہنرمندوں کی جماعت تیار ہوئی ان ہی کے بزرگوں کو خاص طور پر تیار کردہ ٹولیوں نے عمارتی سامان بھی فراہم کر لیا۔ یہ سارا عمارتی سامان بمع ہنرمندوں کی جماعت کے نہایت ہی احتیاط سے پہلے خشکی پھر سمندر اور پھر خشکی کے راستے حجاز کی سرزمین تک پہنچا دیا گیا۔ جہاں مدینے سے چار فرسنگ دور ایک نئی بستی اس تمام سامان کو رکھنے اور ہنرمندوں کے تعمیر کے دوران رہنے سہنے کے واسطے پہلے ہی تیار ہو چکی تھی۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر تعمیر مدینے میں ہونی تھی تو پھر سازوسامان مدینے ہی میں رکھا جاتا۔ آخر یہ چار فرسنگ (بارہ میل) دور کیوں؟ اس کی وجہ ترک یہ بتاتے ہیں کہ آخر ایک بہت بڑی عمارت تیار ہونی تھی۔ کہ جس کے واسطے مختلف جسامت کے ہزاروں پتھر کاٹے جانے تھے بڑے بڑے چٹان ٹھوک ٹھاک کر تیار ہونے تھے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے ایسے ضروری عمارتی عمل ہونے تھے کہ جن میں شور بے حد امکان تھا جب کہ وہ یہ چاہتے تھے کہ عمارت کی تعمیر کے

دوران مدینے میں ذرہ برابر بھی کوئی شور نہ ہو اور جس فضا نے ہمارے رسول کی آنکھیں دیکھیں اور آواز سنی ہوئی تھی وہ اپنی حیاء سکون اور وقار قائم رکھے۔

سو ہر سویر ایسا کام کہ جس میں ذرہ بھی شور کا امکان تھا مدینے سے چار فرسنگ کے فاصلے پر ہوا اور پھر ہر چیز کو ضرورت کے مطابق مدینے میں لایا گیا۔ ایک ایک پتھر پہلے وہیں کاٹا گیا اور پھر مدینے لا کر نصب کیا گیا۔ کبھی ایسا بھی ہوا کہ چنائی کے دوران کسی پتھر کی کٹائی ذرا زیادہ ثابت ہوئی یا کوئی چٹان یا جنگلا چھوٹا یا بڑا پڑا تو اس کو جمت میں ٹھوک بجا کر وہیں رسول کے سرہانے ٹھیک نہ کیا گیا۔ بلکہ چار فرسنگ دور کی بستی لے جا کر اور درست کر کے دوبارہ مدینے لایا گیا یہاں یہ بھی یاد رکھیں کہ اس دور میں ذرائع مواصلات کیا تھے۔ بھاری بوجھ نہایت سست رفتاری اور صبر سے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا جاتا تھا اور انسانی نقل و حمل کے واسطے سب سے تیز رفتار سواری گھوڑے کے علاوہ کوئی اور نہ تھی۔

سو جب سارا عمارتی سامان اپنی خام شکل میں مدینے کے مضافات والی بستی میں پہنچ گیا اور پھر پانچ سو کے لگ بھگ ہنرمندوں کی جماعت نے بھی اسی بستی میں آن کر سکونت پالی تو سب کچھ اب اس جماعت کے سپرد کر دیا گیا۔ اپنے فنون کے استعمال اور اپنے تخلیقی عمل میں یہ فنکار و ہنرمند بالکل آزاد تھے۔ صرف دو احکامات ان کو دئے گئے۔ اول یہ کہ تعمیر کے لمحہ اول سے لے کر لمحہ تکمیل تک اس جماعت کا ہنرمند اپنے کام کے دوران باوضو رہے اور دوم یہ کہ اس دوران وہ ہر لمحہ تلاوت قرآن جاری رکھے۔

سو باوضو حافظ قرآن ہنرمندوں کی یہ جماعت پورے پندرہ برس تک مسجد نبوی کی تعمیر میں مصروف رہی اور پھر ایک صبح آئی کہ مسجد نبوی کے خلائی نشان کی چوٹی

سے فجر کی اذان نے زمین سے نہایت ہی بھروسے اور ایمان سے اگی اس عمارت کے مکمل ہونے کا اعلان کر دیا اب خلا محفوظ بھی تھا اور آزاد بھی ۔

یہ عمارت کیسی ہے کیا کہاں ہے اور کہاں لے جاتی ہے ؟ اس کے بارے میں تو الگ کتاب لکھوں گا ۔ یہاں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ یہ عمارت اس جہان میں ہوتے ہوئے بھی اس جہاں میں نہیں ہے اپنے آپ میں قائم رہ کر اس عمارت کو تو دیکھو تو یہ کہیں اور ہے ۔ اپنے آپ سے باہر قدم دھر کے اس کو دیکھو تو یہ کہیں ارو اور ہم کچھ اور ہیں ۔ پتھر ' خلا ' ہوا ' آواز ' لحن ' نیت ' ایمان اور نور نے مل کر صبر کی ایک نئی بنت کی ہے ۔ متوازی اوقات اگر رنگ برنگ کے دھاگے ہیں تو ان کی بنت میں بے رنگ کا دھاگا اس عمارت کا نور ہے جو کہ اس بنت کو محض معنی ہی نہیں دیتا بلکہ اوقات کا ایک دوسرے سے ایک جائزہ اور مخفی رابطہ بن کر اوقات کو ایک مرکز بھی فراہم کرتا ہے اور اوقات کے اس مرکز سے ہم کو اپنے رسول کی آوازیوں آتی ہے کہ جیسے خلا محفوظ بھی ہوا اور آزاد بھی کہ جیسے آواز پرندہ بھی ہو اور لہو بھی کہ اندھیرے میدانوں میں بھی نور کا شجر اگے تو بھی نور کی وادیوں میں اندھیرا خود ایک شجر ہو کہ جیسے نور محض نور ہی نہ ہو بلکہ نور کا منبع بھی ہو ۔ سو جب ریاض الجنتہ میں اس خلا کے خم پر اپنے رسول کے سرہانے بیٹھو تو کشف ہوتا ہے کہ آخر محبت کے کیا معنی ہیں اور نیت کی کیا حدود اور پھر وہ بے نام ہنرمند یاد آتے ہیں کہ جن کو اپنے ہنر سے اس واسطے محبت تھی کہ وہ ان کے رسول کے واسطے تھا کہ جنھوں نے اس چٹیل میدان میں اس جنت کی کیاری کے کنارے اپنے رسول کی قیام گاہ کی حیا سکون اور حیرت کو قائم رکھتے ہوئے اس عمارت کو اس خلا کے خم پر تعمیر کیا تھا کہ آج اس عمارت میں محض ان کا ہنر ہی نہیں بلکہ ان کے ہنر کا غیب بھی محفوظ ہے اور پھر

ترکوں کے واسطے دعا ہمارے پور پور سے بلند ہوتی ہے

پھر کئی صدیاں بیت گئیں

اندرونی سازشوں اور بیرونی نیتوں کے وباء کے تحت پرانی حکومتیں کمزور اور نئی حکومتیں اور طاقتیں ظہور میں آتی رہیں ۔ پھر جب بیسویں صدی کا آغاز ہوا تو پہلی جنگ عظیم شروع ہوئی اس جنگ میں عثمانی حکومت نے انگریز فرانسیسی اور اطالوی طاقتوں کے خلاف جرمن قوم کا ساتھ دیا ۔ ۱۹۱۸ء میں ترک جرمن محاذ کو شکست ہوئی اور فتح پانے والوں نے جہاں جرمنی ٹکڑے کر کے شکست کے ساتھ ساتھ اس کے اجتماعی وقار کو خاک میں ملایا ۔ وہاں ترکمانی ناموس بھی خون کے ساتھ ساتھ بہہ کر خاک میں شامل ہو گیا اور عثمانی حکومت کی کشادہ حدود بھی فاتح ٹولے کے تصرف میں آگئیں ۔ اپنی نو آبادیاتی خواہشات کو آگے بڑھانے کے واسطے اس فاتح ٹولے نے عثمانی سلطنت کے خطوں پر حکومت کرنے کے دو طریقے کیے ۔ پہلا طریقہ براہ راست حکومت تھا اور جہاں براہ راست حکومت ممکن نہ تھی وہاں ایک خاص منصوبے کے تحت ایسے قبیلوں ' سیاسی جماعتوں یا افراد کو سہارا یا طاقت دینا طے پایا تھا کہ جن کی وساطت سے محض دائرہ اثر ہی کو قائم نہ رکھا جا سکے ۔ بلکہ ہو سکے تو ملت اسلامیہ میں مزید انتشار اور کشیدگی بھی پھیلائی جا سکے

ترکوں کی جنگ عظیم میں شکست کے بعد جزیرہ نمائے عرب میں جن طاقتوں نے علاقائی افراتفری کا فائدہ اٹھا کر کھلم کھلا ہاتھ پاؤں نکالنے شروع کر دیے تھے ۔ ان میں صوبہ نجد کے ایک پیشہ ور باغیوں کا سعود نامی قبیلہ بھی شامل تھا ۔ جنگ عظیم کے دوران ہی یہ لوگ ایک خفیہ معاہدے کے تحت انگریزوں سے مل چکے تھے ۔ اس

معاہدے کی رو سے انگریز یہ چاہتا تھا کہ جنگ عظیم کے دوران یہ قبیلہ اپنی بغاوتوں ' جملوں ' جنگوں اور چھاپوں وغیرہ سے ترکوں کو اتنا تنگ کرے اور برسرپیکار رکھے کہ وہ مشرق وسطیٰ میں انگریز حملہ آوروں کی طرف پوری طرح دھیان نہ دے سکیں ۔ اس کے عوض انگریز نے عہد کیا تھا کہ اگر جنگ جیت گیا تو وہ پہلے نجد اور پھر جزیرہ نمائے عرب پر اس نجدی قبیلے کا تسلط قائم کرنے میں ان کی مدد کرے گا مگر یہ انگریز کا عہد تھا جو کہ کم از کم دو طرفہ تو ضرور ہوتا ہے ۔ سو یہی عہد انہوں نے حجاز کے حسینی قبیلے سے بھی کیا ہوا تھا ۔ بس جو چیز دونوں عہد ناموں میں مشترک تھی وہ تھی ترکوں کی شکست اور جزیرہ نمائے عرب سے انخلاء ۔

بہرکیف ترکوں کی ہار کے بعد ان فاتح طاقتوں (اور بعد میں امریکہ) کے ایماء اور امداد پر سعودیوں نے اپنے علاقائی حریفوں کو آخر کار شکست دے کر ۱۹۲۱ء میں صوبہ نجد پر اپنی عمل داری اور بادشاہت کا اعلان کر دیا عالمی جنگ کے اختتام پر ہی ترکوں نے حجاز کا نظام حجاز کے سربراہ قبیلے کے سردار کے سپرد کر کے اپنی فوجیں حجاز سے واپس بلا لی تھیں ان کا کہنا یہ تھا کہ جنگ میں شکست کے بعد وہ حجاز میں اپنی حکومت صرف فوجی طاقت کے ذریعے قائم رکھ سکتے ہیں اس کا مطلب یہ ہو گا کہ کسی حملے کی صورت میں خاک حجاز پر لہو بہانا لازم ہو جائے گا اور خدانخواستہ مکے اور مدینے میں گولی چلانی لازمی ہو جائے گی ۔ یہ کیفیت ترک لحن اور خصلت کے بالکل برعکس تھی ۔ سو کچھ عرصہ سوچ بچار کے بعد حجاز کے ترک گورنر کا حکم ہوا تھا اور ترکوں نے خانہ کعبہ کے گرد آخری طواف کر کے مسجد نبوی کی دہلیز کو آخری بار چوما تھا اور خاک حجاز سے ہمیشہ کے واسطے چلے گئے تھے ۔

اب اہل نجد اور اہل حجاز دونوں جزیرہ نمائے عرب کی بادشاہت کے خواہاں تھے

اور دونوں کو انگریز کی حمایت حاصل تھی ۔

اس سیاسی خلا کو سعودیوں نے پر کیا اور ۱۹۲۴ء میں مکے پر اور ۱۹۲۵ء میں مدینے اور جدہ پر قبضہ جمانے کے بعد اس نجدی قبیلے کے سردار نے ۱۹۲۶ء میں نجد و حجاز کی بادشاہت کا اعلان کر دیا ۔ یہاں سے حجاز پر سعودیوں کے دور کا آغاز ہوتا ہے ۔ یہ دور ابھی تک جاری ہے آخر یہ سعودی کون ہیں ؟

جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ جزیرہ نمائے عرب کے ایک مشرقی صوبے نجد سے ان کا تعلق ہے ۔ آپ کو یاد ہو گا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقتوں میں جس قبیلے نے سب سے آخر میں اسلام قبول کیا تھا ۔ اور پھر آپؐ کے وصال کے فوراً بعد ہی جو قبیلہ اسلام سے منحرف ہو گیا تھا وہ یہی سعودیوں کا قبیلہ تھا ۔ آپ کو یہ بھی یاد ہو گا کہ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان ہی کی سرکوبی کے واسطے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کے ساتھ نجد روانہ کیا تھا اور ایک جنگ میں مکمل شکست پانے کے بعد ان میں سے کچھ پھر سے اسلام لے آئے تھے ۔ اس موقع پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس علاقے میں ایک مسجد بھی تعمیر کی تھی ۔ اس مسجد کے آثار ایک کھنڈر کی صورت میں ابھی تک قائم ہیں ۔

نسیات کے جدید ماہرین کا کہنا ہے کہ مسلیمہ بن کذاب کا تعلق بھی اسی قبیلے یا اس قبیلے کی ایک مرکزی شاخ سے ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ یہ ہیبت ناک بات غلط ہو ' مگر حجاز میں اقتدار سنبھالتے ہی جو بدسلوکی انہوں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے وابستہ تاریخی ' جمالیاتی ' روحانی ' جسمانی اور معاشرتی نشانات کے ساتھ کی ہے ۔ اس سے تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ علم نسیات کے ماہرین کا یہ کہنا غلط نہیں

ہے۔

پھر اٹھارھویں صدی کے اوائل میں ایک شخص محمد ابن عبد الوہاب نے انہی میں سر اٹھایا۔ ان کی بلاسوچے سمجھے کاٹنے والی تلوار کو اس کی تقریر کی سہار ملی اور اس کی تقریر کو کہ جس پر بیمار دماغ کی بڑ سمجھ کر کوئی کان نہ دھرتا تھا' ان کی تلوار اور شاطرانہ خصلت کی سہار سے طاقت حاصل ہوئی حتیٰ کہ اٹھارھویں صدی کے وسط تک محمد ابن عبدالوہاب اور اس کے سعودی سرپرست کی اتنی ہمت ہوئی کہ ان دونوں نے مل کر عالم اسلام کے ہر بادشاہ اور فرنروا کو خطوط بھیجے ان خطوط میں اور باتوں کے بعد ٹیپ کے بند کے طور پر مندرجہ ذیل عبارت درج تھی :

"اللہ ایک ہے اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں' مگر محمد کی تعریف کرنا یا تعظیم کرنا کوئی ضروری نہیں ہے۔"

آج تک سعودی لہو کی خصلت یہی ہے

سو حجاز پر قبضہ جمانے کے فوراً بعد ہی جو سب سے پہلا کام سعودیوں نے کیا تھا وہ حجاز کے طول و عرض سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو محو کرنے کا تھا ۔ مسجد نبوی' خانہ کعبہ کی مسجد اور اس کے علاوہ جہاں جہاں اور جس جس عمارت اور مسجد پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہایت ہی فن اور محبت سے جائز کندہ تھا اس کو نہایت ہی بھونڈے پن سے مٹا دیا گیا۔ ایمان' محبت' فن خطاطی اور دیگر فنون لطیفہ کے ان نادر نمونوں پر کہیں تارکول پھیر دیا گیا اور کہیں ان پر پلستر تھوپ دیا گیا۔ اکثر اوقات لوہے کے چھینی اور ہتھوڑے کا استعمال بھی کیا گیا۔ اس بے مثال گستاخی اور وندالیت کے نشانات آج تک حجاز کے طول و عرض میں اور خاص طور پر خانہ کعبہ کی پرانی مسجد اور مسجد نبوی کے درودیوار پر دیکھے جا سکتے ہیں۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مٹانے کے بعد سعودیوں نے ایک باقاعدہ نظام کے تحت حیات طیبہ سے منسلک تقریباً ہر تاریخی' جمالیاتی' روحانی' جسمانی اور معاشرتی نشان کو اپنی ذہنی قلت اور قلیل تر عقیدے کا ہدف بنایا۔

جنت المعلیٰ اور جنت البقیع کے قبرستان کہ جن کی بھر بھری خاک میں حضرت عبدالمطلب' ابوطالب' ورقہ بن نوفل' حضرت خدیجہ الکبریٰ ؓ' حضرت عباس ؓ' حضرت حلیمہ سعدیہ ؓ' امہات المومنین ؓ' آپ کی صاحبزادیاں' آپ کے صاحبزادگان اور خانوادہ رسول کے دیگر افراد' اصحاب کرام اور ان کے پورے پورے خاندان' مشائخ و صوفیاء کرام' ناموران اسلام اور دوجہانوں کی چار سمتوں سے محبت اور ایمان کی خاطر آئے ہوئے ان گنت گمنام مسلمان سکون اور شائستگی سے سوتے تھے' لوہے کے مشینی ہل چلا کر کھود ڈالے گئے اور پھر پٹیلا پھروا کر برابر کروا دیئے گئے بعد میں جنت البقیع کے سامنے سڑک کے پار قائم شہدائے کرام کے مزار سڑک کے چوڑا کرنے کی نذر ہوئے اور حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کے مزار اور تابوت کو ایک بازار کی توسیع کے دوران راتوں رات غائب کر دیا گیا۔ نہ ابو طالب کا محلہ رہا' نہ ورقہ بن نوفل کی دہلیز' نہ ام ہانی کا آنگن رہا اور نہ ہی بنو ارقم کی بیٹھک کی کوئی چیز۔ اس ٹیلے پر کہ جہاں ابوطالب کا محلہ تھا ایک بدصورتی کی حد تک جدید' متعدد منزلوں کی عمارت کھڑی ہے' ورقہ بن نوفل کا مکان ایک کپڑے کے بازار کی لپیٹ میں آچکا ہے' دارارقم کی جگہ کرائے کی موٹر گاڑیوں کا اڈا ہے اور رہا ام ہانی کا گھر کہ جس کے آنگن میں دو وقت مل کر ایک ہوئے تھے وہ تو مسجد حرام کی توسیع کے دوران مٹ کر بے نشان ہو چکا ہے۔

جب حضرت عبدالمطلب کی قبر' ہی نہ رہی تو اس تک جاتا وہ راستہ بھی نہ رہا

کہ جس پر نو برس کا ایک بچہ آخری بار کھل کر رویا تھا اور نہ ہی وہ پگڈنڈی رہی کہ جس پر ایک ضعیف انسان اپنی چادر میں ایک نوزائیدہ بچے کو لپیٹ کر لے چلا تھا۔ ہاں! اس بے وضع عمارت کے سائے میں کہ جو ابو طالب کے محلے کو کھود کر بنائی گئی ہے ایک گھر اور اس کا وہ شمالی کمرہ کہ جس میں چار آئینوں کی اوٹ میں کبھی چار سمتیں ملی تھیں، ابھی تک بمشکل موجود ہے مگر اس کمرے میں عرصے سے سفیدی نہیں ہوئی اور نہ ہی تیسری چاند کے بارھویں دن معصوم بچے تلاوت کرنے اس گھر میں داخل ہوتے ہیں۔ اس کمرے کے شمال کی جانب ایک روشن دان ضرور موجود ہے مگر اس سے اب آپ شمال کا ستارہ نہیں دیکھ سکتے کہ متعدد منزلوں کی وہ بدوضع عمارت کہ جو شاید کہیں اور نہ بن سکتی تھی راستے میں حائل ہے اور رہے پرندے تو ان کے آزاد کرنے کا رواج اس شہر میں کب کا ختم ہو چکا ہے۔

اور ہاں اگر آپ اس گھر میں کہ جس میں رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا تھا دو نفل شکرانے کی ادا کرنا چاہیں تو ایک ہنر بردار آپ کو روک دے گا اس واسطے کہ اس کے اور اس کے آقاؤں کے نزدیک اس عظیم ترین رحمت پر اللہ کا شکر ادا کرنا "شرک" ہے۔

یہاں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ کے گھر اور اس کمرے کے بارے میں بھی سن لیجیے کہ جہاں اعتماد کا ایک بنیادی لمحہ گزرا تھا وہ کمرہ اور گھر ہی نصف صدی سے حافظ قرآن رنگ سازوں کا انتظار کرتے کرتے اب ایک صرافہ بازار میں گھر چکے ہیں۔

ہجرت کے راستے کا نشان تک مٹ چکا ہے۔ نئی حکومت نے مکے سے مدینے تک جانے کا نیا راستہ اختیار کیا ہے یہ راستہ مکے سے مقام بدر تک سمندر کے ساتھ

ساتھ جاتا ہے اور وہی ہے جس سے ابو سفیان لشکر اسلام کی روانگی کی خبر سن کر اپنے قافلے کو بچا کر کے کی جانب فرار ہو گیا تھا۔

مدینے پہنچتے ہی انسان مسجد قباء کا رخ کرتا ہے کہ جس کے سامنے والے احاطے میں وہ نہایت قدیم کنواں تھا کہ جس کے پانی نے آپ کا رخ مبارک دیکھا تھا مگر چند برس ہوئے اس کنویں کو بھی پتھر کی بڑی بڑی سلیں رکھ کر بند کیا جا چکا ہے۔ استفسار پر نہایت ہی خشکی کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ مشینی پمپ ایجاد ہو چکے ہیں اس واسطے اب اس کنویں کی کوئی ضرورت نہ تھی۔

جب شکست و ریخت کا یہ وحشت ناک عمل شروع ہوا تھا تو سربراہ قبیلے کے سردار نے ترکوں کی بنائی ہوئی گنبد خضرا والی مسجد نبوی کو گنبد خضرا سمیت منہدم کرنے کا اعلان کیا تھا، پھر بہت بڑی بڑی اور اپنے وقتوں کی طاقتور ترین مشینیں منگوائی گئی تھیں اور پھر ایک نکڑ کے ستون سے شروعات کی گئی تھی دو ماہ تک یہ مشینیں اپنی پوری طاقت سے اس ایک ستون سے ٹکرا ٹکرا کر اس کو گرانے یا توڑنے کی کوشش کرتی رہی تھیں مگر یہ ستون ذرہ برابر بھی اپنی جگہ سے نہ ہلا تھا آخر اس کی جڑوں کو تو باوضو حافظ قرآن ہنرمندوں کے ایمان، عشق اور نیت کے پسینے نے تھاما ہوا تھا یہ کیسے اپنی جگہ سے ہلتا جب طاقتور ترین مشینوں کی دو ماہ تک مسلسل کوشش کے باوجود ایک ستون بھی اپنی جگہ سے ایک انچ نہ ہل سکا تھا تو مسجد نبوی کو منہدم کرنے کی یہ وحشت ناک کوشش طوعاً و کرہاً روک دی گئی تھی۔ مسجد نبوی کے اس ستون پر اس عمل کے نشانات آج تک موجود ہیں۔

سو اب کس کس دکھ کا بیان کروں کسی نقش اول کو عقیدے کی قلت نے مٹایا، تو کسی کو دل کی قلت نے اور جو نقوش ان دونوں کی گرفت میں نہ آسکے ان کو بے

انتہائی اور جمالیاتی حس کے فقدان نے۔

اگر کبھی برسراقتدار لوگوں سے اس شکست وریخت کے عمل کے بارے میں پوچھو تو اول تو اس برصغیر کے محبت کے مارے مسلمانوں کو اس لائق ہی نہیں سمجھا جاتا کہ ان کو کوئی جواب، اگر کوئی مجبور کرے تو پھر دو الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں یعنی "توسیع" اور "شرک" کیا توسیع اس انداز حوصلے اور قرینے کے ساتھ نہ کی جا سکتی تھی کہ جس طرح لوگوں نے کی؟ اور کیا شرک کو مٹانے کا یہی طریقہ صرف یہی تھا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی باوفا ہڈیوں کے نشان مٹا دیا جائے ....؟

حضرت حکیم محمد موسی امرتسری' ڈاکٹر محمد جمیل اور رانا شبیر احمد کو صدمه

حکیم اہلسنت حضرت حکیم محمد موسی امرتسری کی ہمشیرہ پچھلے دنوں ایک حادثے میں اور کنزالایمان سوسائٹی کے ناظم اعلی ڈاکٹر محمد جمیل کی والدہ محترمہ اور ماہنامہ کنزالایمان کے سابق ایڈیٹر رانا شبیر احمد کی والدہ محترمہ شدید علیل رہنے کے بعد انتقال کر گئیں کنزالایمان سوسائٹی کے ایک تعزیتی اجلاس میں مرحومین کے لیے فاتحہ خوانی کی گئی اور پسماندگان سے اظہار تعزیت کیا گیا

توجہ فرمائیں

یہ شمارہ اپریل مئی اور جون کا مشترکہ شمارہ ہے آئندہ شمارہ جولائی میں شائع ہوگا

ادارہ کنزالایمان

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نمبر

از 'سعودی مطبوعہ، جمادی الاولی ۱۴۱۹ ھ۔ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا کے مزار کی زیارت کو ممنوع قرار دینے کے لئے غیر مقلد سعودیوں کا بے ادب، گستاخانہ اور غلط فتوی، تاریخ اجراء ۳/۳/۱۴۱۹ ھ۔

إسلاميات

لا يجوز السفر لزيارة قبر آمنة

[illegible]

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء

عضو عبدالله بن عبدالرحمن الغديان

نائب الرئيس عبدالعزيز بن عبدالله آل الشيخ

عضو بكر بن عبدالله أبو زيد

عضو صالح بن فوزان الفوزان

الرئيس عبدالعزيز بن عبدالله بن باز

«دعاء السفر»

«الله أكبر، الله أكبر، الله أكبر، سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وإنا إلى ربنا لمنقلبون».

«اللهم إنا نسألك في سفرنا هذا البر والتقوى ومن العمل ما ترضى، اللهم هون علينا سفرنا هذا واطو عنا بعده، اللهم أنت الصاحب في السفر والخليفة في الأهل، اللهم إني أعوذ بك من وعثاء السفر، وكآبة المنظر، وسوء المنقلب في المال والأهل والولد».

«الشيخ ابن عثيمين»: العائلة أحق من غيرها بإدخال السرور

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے مزار کی زیارت کے خلاف

نجدی علماء کے فتویٰ کا اردو ترجمہ

قبر آمنہ کی طرف سفر جائز نہیں

دارالافتاء البحوث العلمیہ نے ۳/۳/۱۴۱۹ھ کو فتویٰ نمبر ۲۰۲۷۶ یہ جاری کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ آمنہ کی قبر کی طرف سفر کرنا جائز نہیں اور اس فتویٰ کی عبارت درج ذیل ہے۔

تمام تعریف اللہ وحدہ کے لئے اور صلوٰۃ و سلام اس نبی پر جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد۔

البحوث العلمیہ ودارالافتاء کی کمیٹی کے سامنے جدہ سے ایک آدمی نے یہ سوال پیش کیا جس کا متن یہ ہے۔

"ان ایام میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ آمنہ کی قبر پر لوگ جاتے ہیں اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں تشریف لے گئے تھے۔ تو کیا اس قبر کی زیارت سنت ہے یا نہیں؟ کیا صحابہ اور سلف صالحین اس کی زیارت کے لئے جایا کرتے تھے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں صرف ایک دفعہ تشریف لے گئے تھے یا متعدد دفعہ؟ امید ہے کہ اس کا کامل جواب دیا جائے گا کیونکہ معاملہ کافی مشکل بن چکا ہے۔ بہت سے لوگ اکٹھے ہو کر وہاں جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دے اور تمہارے ذریعے اسلام اور مسلمانوں کو فائدہ ہو۔"

کمیٹی نے غور و فکر کے بعد جواب دیا کہ مشہور یہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ اپنی والدہ کی قبر پر گئے تھے اور اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے دعاء بخشش کی اجازت مانگی تو آپ کو اجازت نہ ملی اس کے بعد وہاں آپ کا دوبارہ جانا ثابت نہیں اور نہ ہی ہماری معلومات کے مطابق صحابہ اور سلف صالحین کا جانا ثابت ہے نہ تو وہ وہاں ایک دفعہ گئے نہ متعدد دفعہ بلکہ انہوں نے یہ سفر ہی نہیں کیا کیونکہ قبور کی زیارت کا سفر اسلام میں ممنوع ہے۔ کیونکہ یہ ذرائع شرک میں سے ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے تین مساجد کے علاوہ کسی طرف سفر نہ کرو۔ اس حدیث مذکور کی وجہ سے جس طرح دیگر قبور کی طرف سفر کرنا ممنوع ٹھہرا اسی طرح قبر آمنہ کے لئے سفر منع ہوگا۔ اور جب زیارت کے ساتھ اس بات کا اضافہ ہو جائے کہ صاحب قبر سے حاجتیں طلب کی جائیں یا اس سے مدد مانگی جائے تو یہ اتنا بڑا شرک ہے جو انسان کو ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے۔"

لہٰذا مسلمانوں سنت پر عمل 'بدعت' شرک اور اس کے ذرائع سے اجتناب لازمی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو علم نافع اور عمل صالح کی توفیق دے 'وصلی اللہ علیہ نبینا' محمد و آلہ و صحابہ وسلم

دستخط سربراہ اور ممبران
دارالافتاء البحوث العلمیہ

(سربراہ) عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز۔ (نائب سربراہ) عبدالعزیز بن عبداللہ بن محمد آل الشیخ
ممبران:۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن الغدیان' بکر بن عبداللہ ابوزید' صالح بن فوزان الفوزان

قرارداد :

صاحبزادہ پیر محمد افضل قادری، مرکزی کنوینر عالمی تنظیم اہلسنت کی قرارداد

Sahibzada
Pir Muhammad Afzal Qadri
Markazi Convenor
[illegible]
Nazim-e-Aala:
[illegible]
Naka Abad Morarian Sharif,
By Pass Road, Gujrat. (Pak.)
Ph: (04331) 521401 Fax : 521402
Date: ....

صاحبزادہ پیر محمد افضل قادری
مرکزی کنوینر عالمی تنظیم اہلسنت
ناظم اعلیٰ: جامعہ عربیہ عالیہ و شریعت کالج (طالبات)
نیک آباد مراڑیاں شریف بائی پاس روڈ گجرات پاکستان
فون 521401 فیکس 521402 (04331)
مورخہ ....

بر غیرت مند مسلمان کے نام بالخصوص مشائخ و علماء اہل سنت

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ!

آپ کی خدمت میں نہایت دکھ اور ناقابل برداشت صدمے کے ساتھ عرض ہے کہ حجاز مقدس میں اور کے مقدس مقامات مسلمانوں کے آقا و مولیٰ ﷺ کی والدہ محترمہ حضرت سیدہ آمنہ خاتون رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک اکھیڑ دی گئی ہے اور وہاں کے ایک مطلوبہ (اہل) ابو العلیٰ نے سید محمد الخلاف ٹک کراچی اور دیگر زائرین کو بے حد ملال کا ہے ہم اس کی ہے کہ ہم کس کو قبر پر فاتحہ کرنے وہاں تو وہ جگہ بھی نہیں اور لے جا چکے ہیں۔ العیاذ باللہ من ذالک

نجدیوں نے سعودی وہابیوں کے ذریعے مسلمانوں سے اپنی دلی شکستوں کا بدلہ لیا ہے اب دیکھتے ہیں کہ مرکز مدینہ ﷺ کے گنبد خضریٰ اور کی کیا ہوتا ہے یہ مسلمانوں کی غیرت کا امتحان ہے۔

عالمی تنظیم اہل سنت نے ابتداء اور درج ذیل اقدامات اٹھانے کا فیصلہ کیا

ا۔ 19 مارچ 1999ء کو اجتماعات جمعۃ المبارک میں اس دردناک سانحہ کے خلاف حتجاج کیا جائے۔

ب۔ 14 اپریل 1999ء بروز بدھ 1 بجے اسلام آباد میں بزرگوں مشائخ علماء اور طلبہ ساتھ کے ساتھ سعودی سفارت خانہ پر سعودی سفیر کو شاہ فہد کے نام ایک یادداشت پیش کریں گے۔

آپ سے درد مندانہ درخواست ہے کہ بالا دونوں پروگراموں کی سرپرستی فرمائیں اور ہر ممکن غیرت مندانہ اقدامات اٹھائیں اور اخبارات میں بیانات جاری فرمائیں اور شاہ فہد اور دیگر اسلامی ممالک کے سربراہوں کو اپنے غم و غصہ سے مطلع فرمائیں اور عالم اسلام سے اور حکومت پاکستان سے منظم اور موثر اقدامات کا مطالبہ فرمائیں۔

نیز تمام سنی تنظیموں کو احساس دلا کر اپنا اہم دینی فریضہ انجام فرمائیں نیز اس فقیر سے فون پر رابطہ ضرور فرمائیں۔ نیز اس لیٹر کی کم از کم 100 فوٹو کاپی اپنے علاقہ میں بروقت تقسیم کرائیں۔ فقط والسلام

[illegible]
اہل سنت کا ایک ادنیٰ غلام : محمد افضل قادری
[illegible]

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر مبارک اکھاڑنے کے خلاف 14 اپریل

بروز بدھ کو سپر مارکیٹ اسلام آباد تاریخی احتجاجی مظاہرہ میں منظور شدہ قراردادیں

۱۔ سعودی حکومت والدہ رسول حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر مبارک فوری طور پر بحال کرے۔ نیز دیگر تمام تاریخی مقامات مقدسہ کی حفاظت کا بندوبست کرے ورنہ مستقل ہو جائے۔

۲۔ سعودی حکومت قائد اسلام حضرت مولانا شاہ احمد نورانی سمیت اپنے تمام مخالفین پر حج و عمرہ کے سلسلہ میں عائد کی گئی پابندیوں کو ختم کرے کیوں کہ زمانہ جاہلیت میں کفار عرب بھی اپنے مخالفین کو حج و عمرہ سے نہیں روکتے تھے۔

٣ سعودی حکومت بجائے اسلام کے صحیح ترین ترجمہ قرآن مجید کنزالایمان امام احمد رضا خان بریلوی پر پابندی ختم کرے۔

٤ حکومت پاکستان قوم کے جذبات کا احترام کرے اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک بحال کرانے کے لیے جرات مندانہ کردار ادا کرے۔

٥ حکومت پاکستان فوراً نظام مصطفیٰ ﷺ نافذ کرے۔ میاں محمد نواز شریف اور ان کے ساتھی اپنے چہروں پر داڑھیاں سجائیں، اپنے کاروباروں سے سود ختم کریں اور خلافت راشدہ کے مطابق ایک عام شہری کی طرح سادہ بود و باش اختیار کریں۔

٦ صد افسوس کہ خود حکومت ٹیلیویژن اور اپنے پروگرام کے ذریعے عریانی و فحاشی کی سرپرستی کر رہی ہے۔ حکومت خوف خدا سے کام لے اور ہر سطح پر عریانی فحاشی و بے راہ روی کا خاتمہ کرے اور ٹیلیویژن کو گھر جاپ لوگوں سے پاک کرے۔

٧ ٹیلیویژن پر جاوید الغامدی جیسے فتنہ پرور آزاد خیال لوگوں کو آنے سے روکا جائے اور مسائل اعتقادیہ و فقہیہ صرف اکثریتی مسلک اہل سنت و جماعت کے مطابق بیان کئے جائیں نیز نیم خواندہ مستشرقین لوگوں کو اسلام کے بارے میں اظہار خیال کی اجازت نہ دی جائے، کہ نیم حکیم خطرہ جان اور نیم ملاں خطرہ ایمان۔

٨ افواج پاکستان جہادی کام خود انجام دیں۔ لشکر طیبہ سمیت تمام پرائیویٹ عسکری قوتوں کو ختم کیا جائے کیونکہ یہی عسکری تنظیمیں دہشت گردی اور فرقہ وارانہ قتل و غارت کی ذمہ دار ہیں۔ اور مستقبل قریب میں ملک میں خانہ جنگی اور ملک کی تباہی کا باعث ہیں۔

AALMI TANZIM-E-AHL-E-SUNNAT



عالمی تنظیم اہل سنت

Off.: Nake Abad Marrarian Sharif,
By Pass Road, Gujrat. (Pak.)
Ph: (04331) 521401 Fax: 521402

رابطہ آفس نکے آباد مراڑیاں شریف بائی پاس روڈ گجرات پاکستان
فون 521401 فیکس 521402 (04331)

Date: ____________

مورخہ 14 اپریل 1999ء

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک اکھاڑنے کے خلاف 14 اپریل 1999ء کو
اسلام آباد کے تاریخی احتجاجی مظاہرہ کے موقع پر پیش کردہ آئندہ کا تحریکی لائحہ عمل

عالمی تنظیم اہل سنت سعودی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ 9 محرم الحرام 1420ھ تک حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک بنوا دے بصورت دیگر 10 محرم الحرام 1420ھ کو ابتدائی طور پر درج ذیل اقدامات کا اعلان کر دیا جائے گا۔

١ دیگر ممالک میں سعودی سفارت خانوں کے سامنے زبردست مظاہرے کئے جائیں گے۔
٢ اسلامی ممالک کے سربراہوں سے اپیل کی جائے گی کہ وہ ضروری اقدامات اٹھائیں۔
٣ کشمیر سمیت چاروں صوبوں کے مرکزی مقامات میں احتجاجی جلوس نکالے جائیں گے۔
٤ تمام ممالک میں اور پاکستان میں شہر شہر سانحہ جنت المعلیٰ کانفرنسیں منعقد کی جائیں گی۔
٥ اسلام آباد میں مسلسل 40 روزہ احتجاجی کیمپ لگایا جائے گا۔

اس پر بھی ہمارا شرعی مطالبہ نہ مانا گیا تو دنیا بھر میں سعودیوں کے خلاف راست اقدام اٹھایا جائے گا۔

COUNCIL OF JARAID-E-AHL-E-SUNNAT

کونسل آف جرائد اہلسنت (پاکستان)

حوالہ نمبر ______ تاریخ ٢٠ [illegible] ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم

العنوان - مذکرۃ رفعت إلی الملک فہد المحترم المملکۃ العربیۃ السعودیۃ من أعضاء ہیۃ المجلات لأہل السنۃ فی الباکستان الإسلامیۃ

ندفع إلی حضرتکم ہذہ المذکرۃ کلی تعبر عن مشاعرنا الحارۃ حول قضیۃ مذہبیۃ مہمۃ قضیۃ أجلبت علی جمیع المسلمین حجافل الأسف والکرب و ولّدت فی قلوبہم استنکار من اقترفہا. الأوہی قضیۃ ہدم مرقد أم الرسول ﷺ السیدہ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا علی أیدی رجالکم فی الأبو؛

ہل ہذا من داب المسلمین الموحدین تجاہ رسولہم ﷺ؟

کیف یستطیع المومن أن یدمر قبر أم رسول ﷺ تدمیرا شاملا و یہتک حرمتہ؟

وقبر المومن لہ حرمۃ عند اللہ و رسولہ ﷺ. إن النبی ﷺ قال: لان یجلس احدکم من جمرۃ فتحرق ثیابہ فتخلص الی جلدہ خیرلہ من ان یجلس علی قبر رواہ مسلم. مشکاۃ ١٤٨/

وأین قلع القبر من وضع القدم علیہ. شتان بینہما.

إنّ رسول اللہ ﷺ قد وضع الحجر علی القبر معلما بہا قبر أحد من أصحابہ کما ورد فی الحدیث عن المطلب بن أبی وداعۃ قال لما مات عثمان بن مظعون أخرج بجنازتہ فدفن أمر النبی ﷺ رجلا أن یاتیہ بحجر فلم یستطع حملہا فقام إلیہا رسول اللہ ﷺ وحسر عن ذراعیہ ثم حملہا فوضعہا عند راسہ وقال أعلم بہا قبر اخی وأدفن إلیہ من مات من أہلی رواہ أبوداود - مشکاۃ ١٤٩

فالذین قذفوا باحجار قبر السیدہ آمنۃ رضی اللہ تعالی عنہا لیست لہم ایۃ علاقۃ مع مبادی الرسول ﷺ

والسیدۃ الطیبۃ الطاہرۃ آمنۃ رضی اللہ تعالی عنہا کانت مومنۃ قد قال النبی ﷺ بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت فی القرن الذی کنت منہ صحیح البخاری ١/٥٠٣

وأیضا قال ﷺ لم أزل أنقل من أصلاب الطیبین إلی أرحام الطیبات شرح الزرقانی ١/٢٠٤ طا مصر

والسفرۃ لزیارۃ القبور جائزۃ و ثابتۃ فی ضوء الأحادیث و حدیث شد الرحال.

لایمنع السفر لزیارۃ القبور لان المستثنی منہ ہناک المساجد والاصل فی الاستثناء

الا تصال. تمشیا مع ہذا الحدیث شد الرحال الی ای مسجد سوی المساجد الثلاثۃ ممنوع

أو إنہ مبنی علی شد الرحال الاداء الصلاۃ فی المسجد کما روی ذکر الصلاۃ فی بعض الأحادیث

الشريفة لا لزيارة الأقارب و القبور و إلا لانسدّ باب كسب العلوم الإسلامية والتجارة وغيرها
ايها الملك اسمع قرارنا الذى صدر من أعماق قلوبنا و يعبر عن عواطفنا المند لعة والمتجرّحة لن
نصبر على عدوان الوهابيين على المراقد الشريفه وليس هذا على الاموات فحسب بل على
الأحيا أيضا وليس على المقابر و المراقد بل على عقائد نا الإسلامية وعلينا
قبل ان نلجأ إلى العنف منتظرين نريد ان نوقظ ضمير كم و ننتظر ما ذا رد فعل على هذا القضية
الهامة
علماؤنا مستعدون للمناقشة حول هذه الموضوعات لكن لن نصبر على هذه العمليات القبيحة البشعة
وآخر دعوى ان الحمد لله رب العالمين
هية المجلات لاهل السنة فى الباكستان

الاسم التوقيع — الاسم — التوقيع

الرئيس — بشير احمد نقشبندی

الامين العام — محمد نعيم طاہر رضوی

الاعضاء

اقبال احمد فاروقی

سید مصطفیٰ اشرف رضوی

منظور حسین

اردو ترجمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم والصلوٰۃ والسلام علی رسول الکریم

موضوع کونسل آف جرائد اہلسنت پاکستان کی طرف سے
سعودی عرب کے حکمران شاہ فہد کے نام ایک یادداشت

ہم تمہاری طرف یہ یادداشت پیش کر رہے ہیں تاکہ یہ ایک اہم مذہبی مسئلہ سے متعلق ہمارے پرجوش جذبات کی ترجمانی کرے یہ یادداشت ایک سانحہ کے بارے میں ہے جس نے تمام مسلمانوں پر غم واندوہ کے پہاڑ گرائے ہیں اور نیز اس نے

مسلمانوں کے دلوں میں اس کے مرتکب افراد کی نفرت پیدا کی ہے
یہ اہم سانحہ ہوا شریف میں آپ کے لوگوں کے ہاتھوں ام رسول ﷺ
حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار شریف کا انہدام ہے
کیا مومن مسلمانوں کا اپنے نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ سے آداب کا یہی طریقہ ہے؟
ایک مسلمان کس طرح اپنے نبی اکرم ﷺ کی والدہ محترمہ کی قبر کو مسمار کرنے اور اس کے تقدس کو پامال کرنے کی جرات کر سکتا ہے؟
حالانکہ ایک مسلمان کی قبر کا اللہ تعالیٰ اور نبی اکرم ﷺ کے نزدیک بڑا احترام ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے تم میں سے کوئی آگ کی چنگاری پر بیٹھے وہ آگ اس بیٹھنے والے کے کپڑے جلاتی ہوئی اس کی جلد تک جا پہنچے قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے (مشکوۃ / ۱۴۸)
قبر پر محض بیٹھنا کہاں اور قبر کو اکھاڑ پھینکنا کہاں دونوں میں بہت بڑا فرق ہے نبی اکرم ﷺ نے تو اپنے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبر پر بطور نشانی خود پتھر رکھا تھا جس طرح کہ حدیث شریف میں حضرت مطلب بن ابی وداعہ سے روایت ہے آپ نے کہا جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا آپ کا جسد خاکی لایا گیا اور دفن کیا گیا نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا وہ فلاں پتھر اٹھا کر لے آئے لیکن وہ اسے اٹھا نہ سکا چنانچہ نبی اکرم ﷺ خود اس پتھر کی طرف اٹھے اپنی کلائیوں سے کپڑا پیچھے ہٹایا پھر وہ پتھر اٹھا کر صحابی کی قبر کے سرہانے رکھ دیا اور فرمایا میں اپنے بھائی کی قبر پر نشانی لگا رہا ہوں اور جو میرے اہل سے فوت ہوگا اسے میں یہاں دفن کروں گا (رواہ ابوداود - مشکوۃ ۱۴۹)
جن لوگوں نے حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار شریف کے پتھر

دور گرائے ان کا نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں ہے - حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا مومنہ تھیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نبی آدم کے ہر زمانے میں بہترین گروہ سے بھیجا گیا ہوں یہاں تک میں اس قرن میں ہو جس میں پیدا ہوا ہوں (بخاری ۱/ ۳. ۵ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

نیز نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا!

میں ہمیشہ پاک پشتوں سے پاک رحموں کی طرف منتقل ہوتا آیا ہوں شرح الزرقانی ۱/ ۴. ۲ مطبوعہ مصر

زیارت قبور کے لیے سفر کرنا جائز ہے اور احادیث کی روشنی میں ثابت ہے

شد رحال والی حدیث زیارت قبور کے لیے سفر سے منع نہیں کرتی اس لیے وہاں پر مستثنیٰ منہ مساجد ہیں کیونکہ استثنا میں اصل اتصال ہے تو حدیث پاک کے مطابق مساجد میں صرف تین مساجد کی طرف کے لیے سفر جائز کیا گیا یہ کہ باقی ہر طرف سفر کو منع کر کے صرف تین مساجد کی طرف ہی جائز رکھا گیا

یا یہ ہے کہ نماز کی ادائیگی کے لیے کسی دور دراز مسجد کے لیے شد رحال (اونٹوں کے کجاوے باندھنا) مساجد میں سے یہ عمل صرف تین مسجدوں کے لیے ہونا چاہیے باقی کے لیے نہیں اگر یہ مطلب بنایا جائے کہ باقی ہر قسم کے سفر ممنوع ہیں مگر ان تین مساجد کی طرف تو علوم کی تحصیل اور تجارت وغیرہ کے لیے سفر بھی حرام ہو جائیں گے اور تحصیل علم اور تجارت کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

اے شاہ فہد ہمارے دلوں کی اتھاہ گہرائیوں سے منظور کی جانے والی قرارداد کو سن لیجے

یہ قرارداد ہمارے شعلہ زن اور زخمی جذبات کی عکاسی کر رہی ہے ہم مزارات مقدسہ پر وہابیوں کے اس تجاوز پر ہرگز صبر نہیں کر سکتے یہ اموات پر نہیں بلکہ

زندہ لوگوں پر بھی زیادتی ہے

مقابر و مراقد پر ہی نہیں ہم پر اور ہمارے عقائد پر حملہ ہے

قبل اس کے ہم مظاہرے کرتے ہوئے شدت کی راہ اختیار کریں ہم چاہتے ہیں کہ ہم تمہارے ضمیر کو بیدار کریں اور ہم اس سانحہ پر تمہارے رد عمل کے منتظر ہیں۔

حضرت مفتی محمد خان قادری کی طرف سے یادداشت

جلالة الملك فهد المحترم خادم الحرمين الشريفين

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

قد بلغنا عن طريق بعض الجرائد و شهود عيان أن علامات المرقد لأم الرسول صلى الله عليه وسلم السيدة آمنة رضي الله تعالى عنها الذي كان واقعا على الجبل قد أزيلت.

و لا يخفى على مثلك نافذ البصيرة ان الأمة المسلمة تمتلك الأواصر الروحية والقلبية بأم الرسول صلى الله عليه وسلم و ذلك مما لا يقبل الشك أن آثار قبرها من شعائر الله لأهل الإسلام و أدنى الجرأة لهتك حرمتها تؤدي إلى الخسران والخزي في الدنيا والآخرة.

و هذه الحقائق قد اتفق عليها علماء الإسلام في كل مصر وعصر و أجلّهم صنفوا التصانيف الكبيرة حول هذا الموضوع الهام

أرسلت فأُرفقتهم مع الرسالة للتذكير فقط.

هذه الكارثة فاجعة و اليمة جدا لمسلمي الباكستان و أجلبت عليهم جحافل الحزن والكآبة و الظروف الحالية جعلتهم متفكرين لم اقترفت هذه الفعلة الشنيعة في أيام حكمكم و أنتم واسع الأفق و تحسون بألم الأمة و وجعها من سعادتكم من الله خدمة الحرمين الشريفين و هذا الأمر هو جعلكم للأمة منارا للتوحيد والثقة. نرى كأن هذه مؤامرة خططت لتوليد النزاعات حول شخصيتكم المعروف بها. كيف و قد أصدرتم أنتم التوجيهات لرعاية الآثار.

نتمنى منكم في هذه الأوضاع المشوشة أن تنتبهوا لهذه المؤامرة القبيحة و تصدروا أمر العقوبة الشديدة للمتورطين بهذه الجريمة و أن تخطوا خطوة حاسمة لرعاية آثار المرقد الشريف لأم الرسول صلى الله عليه وسلم

هذه الخطوة تليق بكم كما هي من متطلبات الثقة التي يعتقدها بكم شعب الباكستان.

محمد خان قادری

جامعہ اسلامیہ لاہور

عالمی تنظیم اہلسنت کی طرف سے یادداشت (عربی)

بسم الله الرحمن الرحيم

الى الملك فهد خادم الحرمين الشريفين

زادهما الله شرفا وعظما

بعد السلام المسنون نحن نشجعكم على الأمر العظيم وهو تعمير المسجد الحرام والمسجد النبوى وتوسيعهما الجليل وقت امارتكم الراهن، وهكذا أعمال اخرى مفيدة للحجاج والزائرين، وايضا يشكركم مسلمو العالم الاسلامى على هذه الخدمة الجليلة، نحن ندعو الله سبحانهٗ وتعالى ان يوفقكم كثيرا كثيرا.

ومع الأسف الشديد نفيدكم خبرا حديثا الذى ادهشنا بنفس السماع واوقعنا فى حيرة وأصاب المسلمين الما شديدا وجرح قلوبهم وهو خبر هدم ونبش قبر أم النبى ﷺ السيدة آمنة رضى الله تعالى عنها.

وفوق ذلكٗ قدقامت امارتكم علىٰ اجتثاث كثير من آثار النبى ﷺ واصحابه الكرام، منها هدم المساجد ومقابر المسلمين الصحابة وأهل البيت والأولياء الصالحين، وقد اصاب الامة الاسلامية كرب شديد على تلف مثل هذه الشعائر الاسلام والتراث التاريخى الاسلامى، لان تاريخ الاسلام له علاقة وثيقة بهذه الذكريات الخالدة، وان هذه المعالم الاثرية والمشاهد النبوية والاثار الصحبية والماثر السلفية مباركة للمسلمين ومحترمة عندهم، لان تعظيمها من تقوى القلوب، ولذا احتفظ بها اولو الامر المسلمين من عهد الصحابة ثلاثة عشر مئة سنة حتى عصر السلطة السعودية مع انهم كانوا يعرفون العقائد الصحيحة من التوحيد والشرك والسنة والبدعة حق المعرفة.

خادم الحرمين! اعلم ان خلف هذه المؤامرة يد لليهود والنصارى لانهم يريدون ان يطفؤا هذه الباقيات الصالحين انتقاما واقتصاصا من المسلمين.

وغير ذلك ينصح الحجاج والزائرون فى صورة الكتب

والشرائط ومن الطريق المتعددة، بان العقيدة: التوسل بالنبى الكريم وطلب الشفاعة منه والاسئلة منه فى العالم البرزخ ونيل البركة من الباقيات الصالحين وتعظيمها من الشرك الاكبر مع ان هذه العقائد ثابتة من القرآن والسنة وكان عليها الصحابة والتابعون والصالحون، فكيف يفتى عليهم بالكفر الصريح والشرك الاكبر والبدعة، ولاريب فيه ان هذه المحاولات والفتاوى فيها يد لاعداء الله ورسوله الكريم والمسلمين.

ورصفت القبور فى جنت المعلىٰ والمقابر الاخرىٰ مع ان رصف القبور من الداخل حرام وان الغازات السامة تلقى فى اجسام الاموات فى جنة المعلىٰ وفى المقابر الاخرى وفى البقاع الحديثة من جنة البقيع فتحرق ثم ترمى رمادهم هنا وهناك بعد ايام، ان الهندوس والسيخ يحرقون امواتهم بالنار اما امارتكم تحرق الاموات بالمواد السامة الخاصة، ان هذا العمل يساوى عمل الكفار وينافى النظرات الاسلامية، هكذا نجد كثيرا من الامور والقوانين النافذة فى السعودية العربية التى تنافى الافكار الاسلامية.

واما قول الله عزوجل: "يأيها الذين آمنوا لاتتخذوا اليهود والنصارىٰ اولياء   ايضا عندنا قول النبى ﷺ: "اخرجوا اليهود والنصارىٰ من جزيرة العرب". ولكن الامارة السعودية الحالية سلمت لجام الافواج السعودية الى اليهود والنصارىٰ والآن توجد فى سعودية فوق ثانية عشر القواعد العسكرية ومراكز القوات لليهود والنصارى.

والحالات الداخلية لمسلمى العالم تطلب من اعماق القلوب للغاية

(١) ان الحكومة السعودية ليستعفى من الله سبحانه وتعالىٰ ورسوله الكريم والمسلمون على هذا الفعل الشنيع (هدم قبر السيدة آمنه رضى الله عنها) ويبنى قبرا مرة اخرى.

(٢) . ان المساجد الشهيدة وآثار النبى ﷺ التاريخية واصحابه الكرام والسلف، المهدومة تعمر من جديد.

(٣) ان يسد عمل الكفار والمشركين بالاموات (وهو احراقها

بالمادة الكيمياوية).

(٤) يمنع التبليغ الفرقى فى الحرمين الشريفين، وتنعقد المناظرة امامكم بين علماء الوهابية وبين علماء اہل السنة فى التلفزيون لكى يظهر الحق.

(٥) وان يستشار من العالم الاسلامى قبل اى تغير وتبدل فى المقامات المقدسة لان الحرمين الشريفين والاثار الخالدة والمشاهد المقدسة ورثة لجميع عالم الاسلامى ومن الاحسن ان تقام اللجنة على اشخاص مذهبيين وسياسيين لمختلف البلاد الاسلامية ثم يساق جميع امور الحرمين الشريفين وشئوون المقامات المقدسة، وهذه اللجنة المجوزة ستكون مقدمة لاتحاد العالم الاسلامى.

(٦) تمنع حركة اليهود والنصارىٰ وتدخلهم تماما فى العرب الشريف وينسخ جميع المعاهد التى فيها شئ من هذا القبيل، ويزكى العرب من اليهود والنصارىٰ ويترك عمل ضد الاسلام والمسلمين ووداد اعدا الله ورسوله.

نحن نرجو من سماحتكم ان تقبلو منا هذه المقترحات المفيدة وبشكل آخر والحق معنا انا ندعو المنتظمات العالمية الاسلامية الى مجال التطبيق لاصلاح الاحوال الحالية.

ومنتظر جوابكم:

المقدم: پیر محمد افضل قادری رئیس تنظیم اہل السنۃ العالمی
والعنوان للمراسلة: نیک آباد مراڑیاں شریف بائی پاس روڈ گجرات پاکستان
هاتف: ٥٢١٣٠١-٤٣٣١-٠٠٩٢ فاکس: ٥٢١٣٠٢-٤٣٣١-٠٠٩٢

اردو ترجمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت جناب شاہ فہد خادم الحرمین الشریفین زادھما اللہ شرفا

سلام مسنون کے بعد گزارش ہے کہ آپ کے دور حکومت میں مسجد حرام اور

مسجد نبوی کی شاندار توسیع و تعمیر اور حجاج و زائرین کیلئے اعلیٰ ترین انتظامات کئے گئے ہیں۔ دنیا بھر کے مسلمان آپ کی اس خدمت جلیلہ پر آپ کے شکر گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے وسیلہ سے آپ کو مزید توفیقات سے نوازے۔ آمین!

لیکن مسلمانان عالم کو سخت صدمہ پہنچا ہے اور انکے قلوب شدید زخمی ہیں کہ

● آپ کے دور حکومت میں گزشتہ رمضان المبارک میں حضرت نبی اکرم ﷺ کی والدہ ماجدہ موحدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک بڑی بے دردی کے ساتھ اکھاڑ دی گئی ہے جبکہ اس سے قبل سعودی دور حکومت میں حضرت نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام و اہلبیت عظام کی بیشمار یادگاروں کو ضائع کردیا گیا ہے جن میں سینکڑوں مساجد بھی شامل ہیں اور اہلبیت رسول و اصحاب نبی اور سلف صالحین کی ہزاروں قبور کو مسمار کردیا گیا ہے۔

ان شعائر اسلام اور اسلامی تاریخی ورثہ کے نقصان پر امت مسلمہ شدید کرب میں مبتلا ہے کیونکہ ان عظیم یادگاروں کیساتھ تاریخ اسلام مربوط ہے اور یہ آثار و مشاہد نبویہ وآل واصحاب و سلف صالحین، مسلمانوں کیلئے برکت و سکون کا سامان ہیں یہی وجہ ہے کہ دور خلفاء راشدین سے لیکر سعودی حکومت سے پہلے تیرہ سو سال سے زائد عرصہ تک تمام مسلمان حکمرانوں نے اسلام کے ان مقامات مقدسہ کی حفاظت کی ہے حالانکہ وہ اصحاب نبی اور سلف صالحین عقیدہ توحید و شرک اور بدعت و سنت کو بہتر جانتے تھے۔

جناب خادم الحرمین! آپ یقین کرلیں کہ اس سازش کے پیچھے یہود ونصاریٰ کا ہاتھ ہے جو رسول اللہ ﷺ کی یادگاروں اور آپکے صحابہ و اہلبیت کی قبور کو ملیامیٹ کرواکر مسلمانوں سے اپنی شکستوں کا بدلہ لے رہے ہیں۔

● حرمین شریفین میں زبانی طور پر اور کتابوں، کیسٹوں اور دیگر مختلف ذرائع سے حجاج کرام اور زائرین کو تبلیغ کی جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو وسیلہ بنانا و شافع ماننا، برزخی زندگی میں آپ سے سوال کرنا، آپ کو "یارسول اللہ" ﷺ وغیرہ کلمات خطاب سے پکارنا اور آپ کی یادگاروں سے برکت حاصل کرنا یا ان کی تعظیم کرنا شرک اکبر ہے۔ حالانکہ یہ عقائد اسلامیہ قرآن و حدیث اور صحابہ کرام، اہلبیت عظام، ائمہ مجتہدین اور سلف صالحین سے ثابت ہیں تو اس طرح صحابہ کرام سے لیکر آج تک جمہور امتِ مسلمہ کو کافر و مشرک اور بدعتی قرار دیا جاتا ہے۔ یقیناً ان فتووں کے پیچھے بھی ان

دشمنان اسلام کا ہاتھ ہے۔

● جنت المعلیٰ اور کئی دیگر قبرستانوں میں تعمیر شدہ پختہ گٹر نما قبروں اور جنت البقیع کے نئے حصہ میں کچی قبروں میں مردوں پر زہریلے کیمیکلز ڈال کر ان کے اجسام کو جلادیا جاتا ہے اور چند دنوں کے بعد مُردوں کی راکھ کو باہر پھینک دیا جاتا ہے۔ ہندو اور سکھ آگ کے ذریعے مُردے جلادیتے ہیں اور آپ کی سعودی حکومت زہریلے کیمیکلز کے ذریعے مُردے جلاتی ہے۔ یقیناً یہ کافرانہ فعل اسلامی تعلیمات کے منافی اور اسلام کو مسخ کرنے کے مترادف ہے اور اسی طرح دیگر بہت سے قوانین جو کہ شریعت اسلامیہ کے منافی ہیں سعودی عرب میں اسلام کے مقدس نام پر نافذالعمل ہیں۔

● نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے: "اخرجوا الیهود والنصاری من جزیرة العرب" (بخاری) یعنی یہود نصاریٰ کو عرب شریف سے نکال دو لیکن سعودی حکومت نے حدیث نبوی کے علی الرغم سب کچھ حتیٰ کہ سعودی افواج کی کمان یہود و نصاریٰ کے ہاتھ دے رکھی ہے اور اس وقت سعودی عرب میں ایک درجن سے زائد یہود و نصاریٰ کی فوجی چھاؤنیاں اور فوجی اڈے ہیں۔

اندریں حالات مسلمانان عالم نہایت خلوص کیساتھ آپ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ

(۱) حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک اکھاڑنے کے قبیح فعل پر حکومت سعودیہ اللہ تعالیٰ، رسول اکرم ﷺ اور مسلمانان عالم سے معافی مانگے اور قبر مبارک دوبارہ بنائی جائے۔

(۲) تمام شہید کردہ مساجد و نبی اکرم ﷺ کی تاریخی یادگاروں اور صحابہ واہلبیت اور سلف صالحین کی مسمار شدہ قبور کی از سر نو تعمیر کروائی جائے اور مردوں کو جلانے کا کافرانہ فعل بند کروایا جائے۔

(۳) حرمین شریفین میں فرقہ وارانہ تبلیغ بند کرائی جائے اور امت مسلمہ کو مشرک وکافر کہنے والے انتہاپسند نجدی علماء کا اہل سنت وجماعت علماء سے آپ اپنی موجودگی میں کسی ٹیلیویژن پر مناظرہ کرائیں تاکہ حق واضح ہو جائے۔

(۴) حرمین شریفین اور یہ آثار و مشاہد مقدسہ پورے عالم اسلام کا ورثہ ہیں ان مقامات مقدسہ میں کوئی بھی تبدیلی کرنے سے پہلے عالم اسلام کو اعتماد میں لیا جائے اور بہتر ہوگا کہ مختلف اسلامی ممالک کے سیاسی اور مذہبی نمائندوں پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی

جائے جس کے مشورہ سے حرمین شریفین اور مقامات مقدسہ کے تمام اُمور طے پائیں۔ یہ مجوزہ کمیٹی عالم اسلام کے اتحاد اور مشترکہ لائحہ عمل طے کرنے کیلئے بھی ممد و معاون ہو سکتی ہے۔

(۵) عرب شریف میں یہود و نصاریٰ کا عمل دخل مکمل طور پر ختم کیا جائے اور ایسے تمام معاہدے جن میں کوئی ایسا مواد موجود ہے ختم کئے جائیں۔ نیز حکم نبی کے مطابق عرب شریف کو یہود و نصاریٰ سے پاک کیا جائے اور ان دشمنان اسلام سے قرآنی حکم کے مطابق دوستی کا سلسلہ بند کیا جائے۔

ہمیں قوی اُمید ہے کہ آپ ان مخلصانہ تجاویز پر عمل درآمد کرانے کیلئے فوری اقدامات اٹھائیں گے بصورت دیگر ہم حق جانب ہوں گے کہ دنیا بھر کے مسلمانوں اور مسلم تنظیموں کو اصلاح احوال کیلئے میدان عمل میں آنے کی دعوت دیں۔ فقط

آپ کے جواب کا منتظر

پیر محمد افضل قادری

مرکزی کنوینر عالمی تنظیم اہل سنت

رابطہ آفس: نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات پاکستان

فون: ۵۲۱۴۰۱-۵۲۱۴۰۲ (۴۳۳۱-۰۰۹۲)

۲۶ ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ، ۱۳ اپریل ۱۹۹۹ء

کاپی برائے اطلاع و ضروری کارروائی

۱: سربراہان مملکت اسلامیہ و دیگر اہم شخصیات و ادارہ جات

۲: اخبارات و رسائل و دیگر ذرائع ابلاغ و اجماعات

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا مزار کی بے حرمتی کے خلاف اہلسنت کے اجلاس

ناموس مصطفیٰ ﷺ ایکشن کمیٹی کا اجلاس

حضور نبی پاک ﷺ کی والدہ محترمہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر انور کی بے حرمتی کے خلاف ناموس مصطفیٰ ﷺ ایکشن کمیٹی کا اجلاس کمیٹی کے کنوینر نذیر احمد غازی کی صدارت میں جامعہ نعیمیہ میں منعقد ہوا اجلاس میں جناب راجہ رشید محمود- جناب سردار محمد خان لغاری- جناب سید محمد اخلاق جناب مفتی محمد خان قادری- علامہ منیر احمد یوسفی -علامہ عبدالتواب اچھروی- پیر عابد حسین سیفی- جناب قاسم علوی- جناب رضائے مصطفیٰ- جناب قاری عبدالحمید قادری- علامہ شمس الزمان قادری -جناب نواز کھرل- جناب مفتی عبدالقیوم ہزاروی- مولانا معراج الاسلام اور مولانا احمد علی قصوری صاحب نے شرکت کی

اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ نذیر احمد غازی صاحب کی سرپرستی میں قانونی کارروائی شروع کی جائے مختلف ممالک کے سربراہان مملکت و حکومت سے رابطے کیے جائیں اور سعودی شاہی خاندان اور سعودی حکومت اگر اس جان گداز واقع سے واقعی بے خبر ہے تو انہیں آگاہ کیا جائے اور کوئی ایسا اقدام نہ کیا جائے جس سے لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہو بیرونی ممالک کے مسلمانوں کو متحرک کیا جائے اور قائدین سے رابطے کیے جائیں اور اخبارات کے مدیروں سے بھی وفود ملیں آخر میں فیصلہ کیا گیا کہ تمام تجاویز پر اتفاق رائے کے بعد میاں محمد شریف -وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ سے ملاقات کی جائے

ادارہ معارف نعمانیہ میں منعقدہ اجلاس کی روداد

جامعہ نعیمیہ اور جامعہ رسولیہ شیرازیہ میں منعقد اجلاسوں سے متوقع نتائج کے حصول

میں ناکامی کے بعد چند مخلص حضرات ادارہ معارف نعمانیہ میں اکٹھے ہوئے کیونکہ اہلسنت کی نمائندگی کی دعویدار تنظیمیں جماعت اہلسنت اور جمعیت علمائے پاکستان ابھی تک زبانی دعووں تک محدود تھیں اس لیے ادارہ معارف نعمانیہ کے اصحاب نے پیش رفت کا فیصلہ کیا اور اب تک پاکستان میں شفیع دوجہاں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر انور کی بے حرمتی کے خلاف جتنا بھی کام ہوا ہے اس میں جناب حافظ فیاض احمد ہی بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر شریک ہیں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حافظ صاحب اور ان کے احباب کے زور بازو میں اضافہ فرمائے

جامعہ رسولیہ شیرازیہ میں منعقدہ اجلاس کی روداد

حضور فخر کون و مکان رحمت عالمیاں رحمۃ العالمین۔سید المرسلین ﷺ کی پیاری والدہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار مبارک کی پامالی کے خلاف شمع رسالت کے پروانوں کا ایک اجلاس جامعہ رسولیہ شیرازیہ میں جناب رضائے مصطفیٰ علوی کی تحریک پر منعقد ہوا جس کی صدارت پیر محمد افضل قادری نے کی جگہ شرکت کرنے والے احباب کے اسماء درج ذیل ہیں جناب نذیر احمد غازی ایڈووکیٹ کنوینر ناموس مصطفیٰ ﷺ ایکشن کمیٹی جناب راجہ رشید محمود ایڈیٹر ماہنامہ نعت لاہور صاحبزادہ رضائے مصطفیٰ ڈاکٹر سرفراز نعیمی جناب میجر محمد یعقوب جناب قاسم علوی اور جناب نصیر احمد نورانی

اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ جب تک جماعت اہلسنت کوئی فیصلہ نہیں کرتی ہمیں خود کوئی نہ کوئی قدم اٹھانا چاہیے اہلسنت والجماعت جو کہ کئی گروہوں میں منقسم ہیں ان میں اجتماعیت کا شعور اجاگر کیا جائے حکومت سعودیہ سے اس واقعہ کی تصدیق کی جائے اور اگر یہ واقعہ سچ ہے تو پھر یہ ہماری غیرت کا امتحان ہے اور غیرتوں کے

سودے نہیں کیے جاتے ۹ محرم الحرام ۱۴۲۰ھ تک اگر قبر انور تعمیر نہ کی گئی تو پھر ۱۰ محرم کے بعد ۴۰ روز مسلسل مظاہرہ ہوگا ہر شخص روزہ سے ہوگا اور ہر روز ایک سفارت خانے کے سامنے مظاہرہ کیا جائے گا ہر شہر میں سانحہ ابوا کانفرنس ہوگی چاروں صوبائی دارالخلافوں میں جلوس نکالے جائیں گے

ایک تجویز یہ پیش کی گئی کہ اس تحریک کی قیادت کے لیے اگر نورانی صاحب راضی ہو جائیں تو پھر ہم اپنے اہداف کے لیے موثر ہوں گے ایک تجویز یہ بھی پیش کی گئی کہ سیفی حضرات نے جس طرح لبیک کہا ہے انہیں بھی ساتھ لے کر چلیں ۱۴ محرم کو جامعہ رسولیہ شیرازیہ میں سانحہ ابوا کانفرنس بعد نماز عشا منعقد ہوگی

آخر میں علامہ الٰہی بخش صاحب قادری ضیائی نے فضائل و مناقب بیان کیے

تبصرہ کتب

مفتی محمد خان قادری

طارق عزیز محمود عزیز

ایمان والدین مصطفیٰ ﷺ پر لکھنے والے مسلمہ
علماء امت کی کتب اور ان کے اسماء درج ذیل ہیں

(۱) رسالۃ فی ابوی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمحمد شاہ بن محمد الفناری زین الدین الحنفی المعروف بجلبی ثانی حلب المتوفی ۹۳۶ھ

(۲) انباء المصطفیٰ فی حق آباء المصطفیٰ لمحمد بن قاسم بن یعقوب بن احمد الرومی الحنفی محی الدین المعروف با بن الخطیب المتوفی ۹۴۰ھ

(۳) تحقیق آمال الراجین فی ان والدی المصطفیٰ فی الدارین من الناجین لنور الدین علی ابن الجزار المصری

(۴) ستہ رسائل لجلال الدین السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ

(۵) تحفۃ الصفا فی ما یتعلق بابوی المصطفیٰ لاحمد بن اسماعیل الجزری المتوفی ۱۱۵۰ھ

(۶) ذخیرۃ العابدین وارغام المعاندین فی نجاۃ الوالدین المکرمین لسید المرسلین لمحمد بن یوسف بن یعقوب بن علی بن الحسن الشہیر بالاسیری المتوفی ۱۱۹۷ھ

(۷) انباء المصطفیٰ فی حق آباء المصطفیٰ لمحمد بن قاسم الرومی المتوفی ۹۷۰ھ

(۸) الانتصار لوالدی النبی المختار امام مرتضیٰ زبیدی

۹۔ مسالک الحنفاء فی والدی المصطفیٰ ۔ نور العین فی نجاۃ الوالدین ۔ محمد بن عبد الرسول البرزنجی ۱۱۰۳ھ

۱۰۔ الرد علی من اتہم اللہ ج فی الابوین المکرمین ۔ لحسین بن عبد اللہ بن محمد المتوفی ۱۱۹۰

۱۱۔ حرمۃ السنیتین فی ایمان الوالدین ۔ لحسین بن احمد دوالجی ۱۱۷۵

۱۲۔ ہدایۃ الکرام فی تنزیہ آباء النبی علیہ السلام ۔ یوسف بن عبد اللہ دمشقی ثم موصلی ۱۰۷۳

نام کتاب ۔ مزار حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی غیر شرعی خفیہ منتقلی

مرتب ۔ سید محمد اخلاق

صفحات ۔ ۱۲۳

باہتمام ۔ سید محمد اخلاق ۔ کراچی

نجدی حکمرانوں نے دنیا بھر کے عاشقان رسول ﷺ پر ایک شدید ضرب لگائی ہے اور ایک ایسی حرکت کی ہے جس کا کوئی مسلمان تصور نہیں کر سکتا ۔ ان بدبخت حکمرانوں نے ام نبی ﷺ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار پاک کو بلاجواز ابوا شریف سے خفیہ طور پر کہیں منتقل کر دیا ہے یہ اقدام صریحاً غیر شرعی ہے اور اس سے سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار کے تقدس کو پامال کیا گیا ہے یہ واقعہ اس سال رمضان المبارک میں پیش آیا لیکن مسلمانان پاکستان کو گذشتہ مارچ میں اس دلگداز سانحہ سے آگاہی ہوئی اور اس خبر کا سبب جناب سید محمد اخلاق صاحب تھے جو اپنے پیر بھائیوں جناب طارق اکرام اور جناب محمد رحمت اللہ صاحب کے ساتھ سرکار دوعالم ﷺ کی پیاری والدہ ماجدہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار مقدس پر حاضری کی نیت سے پہنچے تو انہوں نے جو روح فرسا منظر دیکھا اسے اس کتاب کی صورت جمع کر دیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اہلسنت کی مقتدر ہستیوں کے جذبات کو بھی مجتمع کر دیا ہے اس کے علاوہ قبر انور کی بے حرمتی کے خلاف جید علماء کرام کے فتاویٰ بھی شائع کر دیے ہیں

جناب سید محمد اخلاق صاحب نے انتہائی اہتمام اور عشق و محبت ام رسول ﷺ

کے ساتھ اس کتاب کو آفسٹ پیپر پر شائع کیا ہے۔ساتھ ہی مزار مبارک کی انتہائی نادر تصاویر بھی شائع کی ہیں جن میں سانحہ فاجعہ کے بعد کی تصاویر بھی ہیں

سید محمد اخلاق صاحب سے رابطے کے لیے پتہ درج ذیل ہے

سید محمد اخلاق معرفت طارق اکرام ۶۸ / ۶۷ اوور سیز ہاؤسنگ سوسائٹی بلاک نمبر ۷ شہید ملت روڈ کراچی

ٹیلیفون ۰۰۹۲-۲۱-۴۵۲۰۲۹۹

نام کتاب۔والیان نجد و حجاز کا تاریخی جائزہ

مصنف۔یسین اختر مصباحی

صفحات ۔۵۶

ناشر۔ادارہ مصارف نعمانیہ لاہور

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس کتاب میں سعودی فرمانرواؤں کے کردار کا جائزہ لیا گیا ہے۔آل سعود کے نجد و حجاز پر قابض ہونے سے اب تک کے واقعات کا تاریخی حوالے سے جائزہ لیا گیا ہے اور ساتھ ہی آل سعود کے برطانیہ کے ساتھ کیے گئے اس معاہدے کا ذکر ہے جس کی رو سے وہ برسر اقتدار آیا مآثر اسلامیہ کے ساتھ آل سعود کے روا رکھے گئے مظالم اور عالم اسلام خصوصا برصغیر کے مسلمانوں سے کیے گئے آل سعود کے وعدوں کا بھی تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے

سعودی حکمرانوں کے اصل روپ سے آگاہی کے لیے ہر سنی مسلمان کو اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیے

بیرون جات کے حضرات ۷ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر ادارہ معارف نعمانیہ ۳۲۴ شادباغ لاہور سے طلب کریں

نام کتاب۔سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا اور مملکت سعود کی ستم کاریاں

مرتب۔ فاروق احمد علوی

صفحات۔ ۳۲

ناشر۔فیضان طیبہ لائبریری لاہور

یہ کتاب بھی عاشقان مصطفی ﷺ نے حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار کی بلاجواز اور غیر شرعی منتقلی پر حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا اور اجداد نبی پاک ﷺ سے اپنی عقیدت ومحبت کے جذبے کے تحت شائع کی ہے

اس مختصر کتاب میں حضور نبی کریم روف الرحیم ﷺ کے نسب کا مقام ومرتبہ اور حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کو بیان کیا گیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کی وہ روایت بھی نقل کی گئی ہے جس میں والدین مصطفی ﷺ کا ایمان لانا ثابت ہے

بیرون جات کے حضرات ۴ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج طلب کریں

فیضان مدینہ لائبریری ۵ بی اعوان پارک نزد نورانی مسجد شاہ کمال اچھرہ لاہور

نام کتاب۔نجدیوں کا سیاہ کارنامہ

مصنف۔ محمد اشرف آصف جلالی

صفحات۔ ۶

ناشر۔ سنی قلم سوسائٹی

یہ کتاب بھی مزار مبارک حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے انہدام سے مسلمانوں کو آگاہ کرنے کے لیے شائع کی گئی ہے اس میں دو خطوط شامل ہیں پہلا خط سید محمد اخلاق صاحب کا ہے جس میں انہوں نے اس عظیم سانحہ سے تمام مسلمانوں کو آگاہ کیا

REGISTERED C.P. L NO 330 MONTHLY

KANZ- UL- IMAN

ENGLISH/ URDU

CHIEF EDITOR
MUHAMMAD NAEEM TAHIR RIZVI

POSTAL ADDRESS 1422/6
DELHI ROAD SADDAR
LAHORE PAKISTAN
POST CODE NO. 54810
Ph. 371927-372927

SUBSCRIPTION
MONTHLY Rs. 10.00
YEARLY Rs.110.00

MAY. 99 VOL NO.9 EDITION NO.5

ہے جبکہ دوسرا خط وہ ہے جو علامہ اشرف جلالی صاحب نے انہیں جوابا تحریر کیا ہے جس میں حرمت قبور اور آنحضرت ﷺ کے والدین کے صاحب ایمان ہونے پر علماء متقدمین و متاخرین کے اقوال نقل کیے ہیں کتاب کے آخر میں آغا شورش کاشمیری کی وہ نظم شامل ہے جو انہوں نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے مزار پر نجدی بربریت دیکھ کر کہی تھی

کتاب حاصل کرنے کے لیے جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام مومن پورہ روڈ داروغہ والا لاہور پر رابطہ کریں